خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 26 ستمبر 2022ء | 29 صفر 1444 ہجری قمری | 26 تبوک 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:206

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! ہمیں رستوں میں مجلسیں لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر رستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر آنے جانے والے کے سلام کا جواب دو، غض بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دو اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو۔

(مسلم کتاب اللباس باب النھی عن الجلوس فی الطرقات حدیث نمبر 2121)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

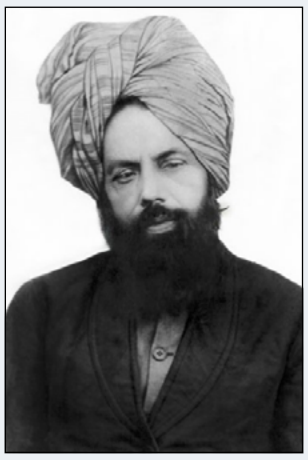

اسلام میں غضِ بصر کی تعلیم

- ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

- اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے... یہ ہے سِرّ اسلامی پردہ کا۔ اور میں نے خصوصیت سے اسے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔

(البدر جلد 3 نمبر 34 مورخہ 8 ستمبر 1904ء صفحہ 6 سے 7 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 93)

- مومن کو نہیں چاہئے کہ دریدہ دہن بنے یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے، بلکہ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ (النور:31) پر عمل کر کے نظر کو نیچی رکھنا چاہئے اور بدنظری کے اسباب سے بچنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 533 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَيَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۳۱﴾

(النور:31)

ترجمہ: مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

مردوں کے لئے تو پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی برائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا: ہر مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کر کے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے غضِ بصر کا، اس پر عمل کرے تاکہ کسی بھی قسم کی بدنامی کا باعث نہ ہو۔

پھر فرمایا: بلکہ یہ بھی حکم ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے کسی مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایسا لہجہ ہونا چاہئے جس میں تھوڑی سی خفگی ہو، ترشی ہو تاکہ مرد کے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ پیدا ہو۔ تو اس حد تک سختی کا حکم ہے۔۔۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ نے پاؤں زمین پر مارنے سے ایک یہ بھی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شریعت نے ناچ یا ڈانس کو بھی مکمل طور پر منع کر دیا ہے کیونکہ اس سے بے حیائی پھیلتی ہے اور بعض عورتیں کہتی ہیں کہ عورتیں عورتوں میں ناچ لیں تو کیا حرج ہے؟ عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے۔ قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اس سے بے حیائی پھیلتی ہے تو بہرحال ہر احمدی عورت نے اس حکم کی پابندی کرنی ہے۔

پھر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔ اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجھاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

(خطبہ جمعہ 30 جنوری 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- توبہ سے عذاب ٹل جاتا ہے (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- اے چھاؤں چھاؤں شخص! تری عمر ہو دراز
- رپورٹ جلسہ سالانہ امریکہ 2022ء

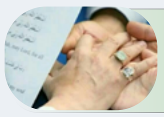

دربارِ خلافت

اپنے نفس کو کس طرح پاک کرنا ہے یہ جاننے کی کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اپنے نفس کو کس طرح پاک کرنا ہے یہ جاننے کی کوشش کرو۔ آپ نے بیعت میں آنے کے بعد کی اصل غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اَور ہوں‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 352 ایڈیشن 2003ء)

یعنی جو پہلے تھا، وہ نہیں رہا۔ پس یہ درد ہے جو ہمیں محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن لوگوں کے لئے کہے جو آپ کی صحبت سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ اگر ان کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق نہیں تھا اور کمیاں تھیں تو ہمارے زمانے میں تو یہ کمیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں اور ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں کوشش بھی کئی گنا بڑھ کر کرنی ہوگی۔ تبھی ہم آپ کے درد کو ہلکا کرنے والے بن سکیں گے۔ اب یہ جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں کی یہ حالت دیکھ کے میری یہ حالت ہے کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ کرلوں کہ کیوں نہیں مومن ہوتے؟ اس کا مطلب غیروں کے لئے تو بے شک یہ ہے کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے لیکن یہاں آپ کو اپنوں کے لئے فکر ہے اور یہ فکر ہے کہ وہ مقام حاصل کیوں نہیں کرتے جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم نے ایسے ماننے والوں کے لئے یہ فرمایا ہے کہ یہ تو کہو کہ ہم اسلام لائے، فرمانبرداری اختیار کی، نظامِ جماعت میں شامل ہو گئے، یہ مان لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی موعود جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ آ گیا ہے اور ہم نے اس کی بیعت کر لی ہے اور اُس میں شامل ہو گئے، لیکن ایمان ابھی کامل طور پر تم میں پیدا نہیں ہوا۔ ایمان کے لئے بہت سی شرائط ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً مومن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ ہر دنیاوی چیز اور رشتے کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر اہمیت نہ دینا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی شرط رکھی ہے۔ یعنی نیک عمل بھی ہوں اور موقع اور مناسبت کے لحاظ سے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کو مدّنظر رکھتے ہوئے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو حکم دیئے ہیں اُن میں عبادت کا حق ادا کرنے کے ساتھ جو انتہائی ضروری ہے فرمایا مومن وہ ہے جو اصلاح بین الناس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، فساد اور فتنے نہیں ڈالتے۔ ان کے مشورے دنیا کی بھلائی کے لئے ہیں، نقصان پہنچانے کے لئے نہیں۔ مومن وہ اعلیٰ قوم ہیں جو نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ مومن وہ ہیں جو امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ جو اپنے عہد کی پابندی کرنے والے ہیں۔ جو سچائی پر قائم رہنے والے ہیں۔ جو قولِ سدید کے اس قدر پابند ہیں کہ کوئی پیچ دار بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ اپنوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دیتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ صحابہ نے ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا ایسا نمونہ دکھایا کہ اپنی دولت، گھر کا سامان، جائیداد غرض کہ ہر چیز ایک دوسرے کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

پھر مومن کی یہ نشانی ہے کہ حسنِ ظن رکھتے ہیں، ہر وقت بدظنیاں نہیں کر لیتے۔ سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے ایک دوسرے کے خلاف دل میں کینے اور بغض نہیں بھر لیتے۔ اگر آپ لوگ، ہر ایک ہر فرد جماعت اس ایک بات پر ہی سو فیصد عمل کرنے لگ جائے تو یہاں ترقی کی رفتار بھی کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر یہاں جاپانی عورتوں سے جنہوں نے شادیاں کی ہیں ہر ایک بیویوں سے اسلامی تعلیم کے مطابق حسنِ سلوک کرنے لگ جائے تو یہ بات اُن کے سسرالی عزیزوں میں تبلیغ کا ذریعہ بن جائے گی۔ پھر مومن ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں اور صرفِ نظر کرنے والے ہیں۔ پھر مومن عاجزی دکھانے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ:؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ 18)

عاجزی دکھاؤ گے ہر ایک سے کم تر اپنے آپ کو سمجھو گے تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن سکو گے۔

(خطبہ جمعہ 8/ نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

توبہ سے عذاب ٹل جاتا ہے

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

کیا تضرّع اور توبہ سے نہیں ٹلتا عذاب
کس کی یہ تعلیم ہے دکھلاؤ تم مجھ کو شِتاب

اے عزیزو! اس قدر کیوں ہو گئے تم بے حیا
کلمہ گو ہو کچھ تو لازم ہے تمہیں خوفِ خدا

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 119 مطبوعہ 1907ء)

دعا کا تحفہ

حالتِ سجدہ کی دُعائیں

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے یعنی پاک ہے ربّ میرا جو بڑی شان والا ہے۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک رات مَیں اپنی باری میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بستر پر نہ پا کر پریشان ہوئی۔ اندھیرے میں ادھر اُدھر ہاتھ مارا تو آپؐ کو سجدہ میں یہ دُعا کرتے پایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے پوشیدہ اور ظاہر (سب گناہ) مجھے معاف فرما دے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دُعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ، دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ، وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے سب گناہ بخش دے۔ چھوٹے اور بڑے، پہلے اور بعد کے، اور ظاہر اور پوشیدہ (سارے گناہ معاف کر دے)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 62-63)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/ ستمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابوبکر مجھے اتنے محبوب ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے سواء کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو مَیں ان کو خلیل بناتا مگر اب بھی یہ میرے دوست اور صحابی ہیں

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد مناقب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تذکرہ کے تسلسل میں ارشاد فرمایا۔

ستّر صحابہ کی جماعت میں حضرت ابوبکرؓ وحضرت زُبیرؓ بھی شامل تھے

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبّیک کہا بعد اِس کے کہ اُنہیں زخم پہنچ چکے تھے، اِن میں سے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا، بہت بڑا اَجر ہے (اٰل عمرٰن:173)، اِس آیت کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عُروہؓ سے فرمایا! اے میری بہن کے بیٹے، تیرے والد حضرت زُبیرؓ اور حضرت ابوبکرؓ اُن میں سے تھے کہ جب رسول اللہؐ کو اُحد کے دن جو تکلیف پہنچی، وہ پہنچی اور مشرکین چلے گئے تو آپؐ کو اندیشہ ہوا کہ واپس آئیں گے، آپؐ نے فرمایا! اِن کے پیچھے کون جائے گا؟ تو اُن میں سے ستّر آدمیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔

مَیں اِس لئے روتی ہوں کہ اب وحی آسمان سے منقطع ہوگئی ہے

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے بعد وفات رسول اللہؐ حضرت عمرؓ سے کہا! ہمارے ساتھ اُمّ ایمنؓ کی طرف چلیں، ہم اُن کی زیارت کریں، جس طرح آپؐ اُن سے ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت انسؓ نے کہا! جب ہم اُن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، اُن دونوں نے کہا! آپؓ کیوں روتی ہیں؟ جو بھی اللہ کے پاس ہے وہ اُس کے رسولؐ کے لئے بہتر ہے۔ وہ کہنے لگیں مجھے معلوم ہے لیکن مَیں اِس لئے روتی ہوں کہ اب وحی آسمان سے منقطع ہوگئی ہے۔ حضرت اُمّ ایمنؓ نے اِن دونوں کو بھی رُلا دیا۔

صرف ابوبکرؓ ایسا تھا جس میں مَیں نے کوئی کجی نہیں دیکھی

نبی کریمؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا اور تم نے کہا! تُو جھوٹا ہے اور ابوبکرؓ نے کہا! سچا ہے اور اُنہوں نے اپنی جان و مال سے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔

ابوبکر کے اندر مَیں نے احتجاج کی روح کبھی نہیں دیکھی

برموقع صلح حدیبیہ جب نبی کریمؐ اور قریش مکہ کے درمیان معاہدہ ہو رہا تھا اور ابوجندلؓ کو آپؐ نے شرائط معاہدہ کے تحت واپس کر دیا تو اُس وقت صحابہؓ بہت جوش میں تھے۔ اِس تناظر میں حضرت عمرؓ نے بخدمت آنحضرتؐ اظہار تذبذب کیا مگر باوجود آپؐ کے تسلی دلانے، جوش کے عالم میں تسلی نہ ہونے پر (چونکہ آپؐ کا خاص رعب تھا) آپؓ وہاں سے ہٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور اُن کے ساتھ بھی اِسی قسم کی پُر جوش باتیں کیں تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی بطرز رسول اللہؐ جواباً تقریباً وہی الفاظ دُہرائے مگر ساتھ ہی نصیحت کے رنگ میں فرمایا! دیکھو عمر سنبھل کر رہو۔ رسول خدا کی رِکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اُسے ڈھیلا نہ ہونے دینا کیونکہ خدا کی قسم! یہ شخص جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے بہرحال سچا ہے۔ اِس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ بیان فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ رسول کریمؐ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا! مَیں نے تم کو بہت حکم دیئے مگر مَیں نے تم میں سے مخلص ترین لوگوں کے اندر بھی بعض دفعہ احتجاج کی روح دیکھی مگر ابوبکر کے اندر مَیں نے یہ روح کبھی نہیں دیکھی۔

آنحضرتؐ سے عشق و محبّت

حضرت ابوبکرؓ کے آنحضرتؐ سے عشق و محبّت کے بارہ میں حضرت المصلح الموعودؓ بیان کرتے ہیں۔ آپؓ کا تعلق بھی آنحضرتؐ سے عشقیہ تھا، جب آپؐ مدینہ میں داخل ہونے کے لئے مکہ سے نکلے تو اُس وقت بھی آپؓ کا تعلق عاشقانہ تھا اور جب آپؐ کی وفات کا وقت آیا تو اُس وقت بھی۔ چنانچہ جب آنحضرتؐ پر سورۃ النّصر کی وحی نازل ہوئی، جس میں مخفی طور پر آپؐ کی وفات کی خبر تھی تو آپؐ نے خطبہ پڑھا اور اُس میں اِس سورت کے نزول کا تذکرہ نیز فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اپنی رفاقت اور دنیوی ترقی میں سے ایک کے انتخاب کی اجازت دی اور مَیں نے خدا تعالیٰ کی رفاقت کو ترجیح دی۔ اِس سورت کو سُن کر سب صحابہؓ کے چہرے خوشی سے تمتما اُٹھے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرنے اور کہنے لگے الحمد للہ! اب یہ دن آ رہا ہے۔ مگر جس وقت باقی سب لوگ خوش تھے حضرت ابوبکرؓ کی چیخیں نکل گئیں اور آپؓ بے تاب ہو کر رو پڑے اور کہا! یا رسول اللہؐ، آپؐ پر ہمارے ماں، باپ اور بیوی، بچے سب قربان ہوں، آپؐ کے لئے ہم ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گویا جس طرح کسی عزیز کے بیمار ہونے پر بکرا ذبح کیا جاتا ہے اُسی طرح آپؓ نے اپنی اور اپنے سب عزیزوں کی قربانی آپؐ کے لئے پیش کی۔

اِس پر بعض صحابہؓ نے کہا! دیکھو، اِس بڈھے کو کیا ہوگیا ہے؟

یہ کیوں رو رہا ہے، اِس جگہ تو اسلام کی فتوحات کا وعدہ پیش کیا جا رہا ہے، حتّٰی کہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابیؓ نے بھی اِس پر اظہار حیرت کیا۔ آپؐ نے لوگوں کے اِس استعجاب کو محسوس کیا اور حضرت ابوبکرؓ کی بے تابی کو دیکھا اور آپؓ کی تسلی کے لئے فرمایا! ابوبکر مجھے اتنے محبوب ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے سواء کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو مَیں اِن کو خلیل بناتا مگر اب بھی یہ میرے دوست ہیں اور صحابی ہیں۔ مَیں حکم دیتا ہوں کہ آج سے لوگوں کے گھروں کی کھڑکیاں جو مسجد میں کھلتی ہیں بند کر دی جائیں سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔ اور اِس طرح آپؓ کے عشق کی آنحضرتؐ نے داد دِی کیونکہ یہ عشق کامل تھا جس نے آپؓ کو بتا دیا کہ اِس فتح و نصرت کی خبر کے پیچھے آپؐ کی وفات کی خبر ہے اور آپؓ نے اپنی اور اپنے عزیزوں کی جان کا فدیہ پیش کیا کہ ہم مَر جائیں مگر آپؓ زندہ رہیں، آپؐ کی وفات پر بھی آپؓ نے اعلیٰ نمونہ عشق کا دکھایا، غرض آپؓ نے غار ثور میں اپنی جان کے لئے گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا بلکہ آپؐ کے (عشق) لئے کیا اور اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو تسلی دی۔

کس قدر سچے عاشق تھے

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے واقعہ تکرار نیز حضرت ابوبکرؓ کے اختیار کئے گئے عاجزانہ رویہ کے تناظر میں حضرت المصلح الموعودؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ ہوتا ہے سچے عشق کا نمونہ، بجائے یہ عُذر کرنے کے کہ یا رسول اللہؐ! میرا قصور نہ تھا، عمر کا قصور تھا۔ آپؓ نے جب دیکھا کہ رسول کریمؐ کے دل میں خفگی پیدا ہو رہی ہے تو سچے عاشق کی حیثیت سے یہ برداشت نہ کر سکے کہ میری وجہ سے آپؐ کو تکلیف ہو، آتے ہی آپؐ کے سامنے گھٹنوں کے بَل بیٹھ گئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! عمر کا قصور نہیں تھا، میرا قصور تھا۔ دیکھو! حضرت ابوبکرؓ کس قدر سچے عاشق تھے، آپؓ یہ برداشت نہ کر سکے کہ آپؓ کے معشوق کے دل کو تکلیف ہو۔۔۔ اگر آپؓ رسول کریمؐ کے دل کے ملال کو دُور کرنے کی خاطر مظلوم ہونے کے باوجود ظالم ہونے کا اقرار کرتے ہیں تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک مؤمن بندہ اپنے خدا کی خوشنودی کے لئے وہ کام نہ کرے جو اُسے خدا تعالیٰ کی رضا کے قریب کر دے۔

یہ کس قدر اتباع رسولؐ ہے

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں۔ رسول کریمؐ کی متابعت صحابہؓ جس طرح کیا کرتے تھے، اِس کا ثبوت حضرت ابوبکرؓ کے ایک واقعہ سے مِل سکتا ہے۔ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد جب بعض قبائل عرب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو آپؓ اُن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے، اُس وقت حالت ایسی نازک تھی کہ حضرت عمرؓ جیسے انسان نے مشورہ دیا کہ اِن لوگوں سے نرمی کرنی چاہیئے مگر آپؓ نے جواب دیا! ابو قُحافہ کے بیٹے کی کیا طاقت ہے کہ وہ اِس حکم کو منسوخ کر دے جو رسول کریمؐ نے دیا ہے، خدا کی قسم! اگر یہ لوگ رسول کریمؐ کے زمانہ میں اونٹ کا گُھٹنا باندھنے کی ایک رسّی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے تو مَیں وہ رسّی بھی اِن سے لے کر رہوں گا اور اُس وقت تک دَم نہیں لوں گا جب تک کہ وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔۔۔ اِسی طرح لشکر اُسامہؓ کے روکنے کی تجویز صحابہؓ نیز اصرار پر فرمایا! اگر دشمن اتنا طاقتور ہو جائے کہ وہ مدینہ پر فتح پائے اور مسلمان عورتوں کی نعشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی مَیں اِس لشکر کو جس کو آپؐ نے بجھوانے کے لئے تیار کیا تھا روک نہیں سکتا۔

اتنی تھی خشیّت اللہ تعالیٰ کی

ایک مرتبہ جب حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں خادم نے شہد ملا پانی پیش کیا تو آپؓ نے نہ پیا نیز برتن کو غور سے دیکھنے لگے، چند لمحات ہی گزرے تھے کہ آپؓ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگا، ہچکیاں باندھ باندھ کر رونے لگے، روتے روتے آپؓ کی آواز اور بلند ہوگئی نیز شدید گریہ طاری ہوگیا۔ لوگوں کی تسلی کے باوجود آپؓ نے رونا بند نہ کیا تو آس پاس کے تمام لوگ بھی آپؓ کو دیکھ کر رونا شروع اور رو، رو کر وہ خاموش بھی ہو گئے مگر آپؓ مسلسل روتے جا رہے تھے، جب آنسو ذرا تھمے تو لوگوں کے رونے کا سبب پوچھنے پر اپنے آپؓ پر قابو پاتے ہوئے فرمایا! مَیں نبی کریمؐ کے مرض الموت کے ایام میں آپؐ کے پاس موجود تھا، مَیں نے آپؐ کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے کوئی چیز دُور کر رہے ہیں لیکن وہ چیز مجھے نظر نہ آ رہی تھی، آپؐ کمزور آواز میں فرما رہے تھے مجھ سے دُور ہو جاؤ، مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ مَیں نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا، اِس کی بابت دریافت کرنے پر حضور اکرمؐ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا! یہ درحقیقت دنیا تھی جو اپنی تمام آرائش و نعمت کے ساتھ میرے سامنے آئی تھی، مَیں نے اُسے کہا تھا! دُور ہو جاؤ، پس وہ یہ کہتی ہوئی دُور ہوگئی کہ اگر آپؐ نے مجھ سے چُھٹکارا پا لیا تو کیا ہوا، جو لوگ آپؐ کے بعد آئیں گے وہ مجھ سے کبھی نہیں بچ سکیں گے۔ آپؓ نے پریشانی میں اپنا سر ہلایا اور غمزدہ آواز میں فرمایا! لوگو، مجھے بھی اِس شہد ملے پانی کی وجہ سے ڈر لاحق ہوا کہ کہیں اِس دنیا نے مجھے آ گھیرا نہ ہو، اِس لئے مَیں سسکیاں بھر کر رویا تھا۔

خطبہ ثانیہ سے قبل: حضور انور ایدہ اللہ نے نواسی سال کی عمر میں وفات پانے والے مخلص واقف زندگی وکیل الزراعت تحریک جدید محترم سمیع اللہ سیّال صاحب ولد رحمت اللہ سیّال صاحب (1949ء میں اِنہوں نے وقف کیا، دیگر واقفین زندگی کے ساتھ اِن کا ٹیسٹ اور اِنٹرویو ہوا نیز حضرت المصلح الموعودؓ نے خود پرچہ ترتیب دیا، 1953ء میں دفاتر میں آپ کا ابتدائی تقرر ہوا پھر مختلف دفاتر میں کام کرتے رہے، 1960ء تا 1963ء سیرالیون میں خدمت کی توفیق پائی، 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرّابعؒ نے آپ کو وکیل الزراعت وصنعت وتجارت مقرر فرمایا، 1988ء سے 1999ء تک بطور وکیل الدیوان، 1999ء سے 2012ء تک وکیل الزراعت و صنعت وتجارت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی نیز 2012ء تا وفات آپ وکیل الزراعت رہے، آپ کی خدمت کا عرصہ 69 سال پر محیط رہا) اور بعمر پچاسی سال وفات پانے والی محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ علی احمد صاحب معلم وقف جدید (اِن کے بیٹے عبدالہادی طارق صاحب مُربیٔ سلسلہ اور اُستاد جامعہ ٔاحمدیہ گھانا ہیں) کا تفصیلی تذکرۂ خیر نیز بعد از نماز جمعۃ المبارک جنازہ غائب پڑھانے کا بھی ارشاد فرمایا۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2/ستمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور کے آخری معرکہ یعنی فتح دمشق کا تفصیلی تذکرہ

دمشق کی فتح کو بعض مؤرخین حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں بیان کرتے ہیں لیکن دمشق کا یہ معرکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں شروع ہو چکا تھا۔ البتہ اس کی فتح کی خبر جب مدینہ بھیجی گئی تو اُس وقت حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہو چکی تھی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی جنگوں کا ذکر

ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں

فتح دمشق

جو تیرہ ہجری میں ہوئی اس کے بارے میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ یہ آخری جنگ تھی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہوئی۔ دمشق کے محلِ وقوع کے بارے میں ہے کہ یہ قدیم دمشق شام کا دارالحکومت اور تاریخی روایات کا حامل شہر تھا۔ ابتدا میں یہ بت پرستی کا بہت بڑا مرکز تھا لیکن جب عیسائیت آئی تو اس کے بت کدے کو کلیسیا بنا دیا گیا۔ یہ ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ یہاں عرب بھی آباد تھے اور مسلمانوں کے تجارتی قافلے یہاں آتے رہتے تھے اور اسی وجہ سے انہیں یہاں کے بارے میں معلومات حاصل تھیں۔ دمشق ایک قلعہ نما فصیل بند شہر تھا۔ حفاظت اور پائیداری کی وجہ سے اسے امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ اس کی فصیل بڑے بڑے پتھروں سے بنائی گئی تھی۔ فصیل کی اونچائی چھ میٹر تھی۔ اس میں انتہائی مضبوط دروازے لگائے گئے تھے۔ فصیل کی چوڑائی تین میٹر تھی۔ دروازے مضبوطی سے بند کیے جاتے تھے۔ فصیل کے چاروں طرف گہری خندق تھی جس کی چوڑائی تین میٹر تھی۔ اس خندق کو دریا کے پانی سے ہمیشہ بھر کر رکھا جاتا تھا۔ اس طرح دمشق کافی مضبوط اور محفوظ حیثیت رکھتا تھا جس میں داخل ہونا آسان نہ تھا۔

(ماخوذ از سیدنا عمر بن خطابؓ از علی محمد الصلابی صفحہ 725 مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ)

جب حضرت ابوبکرؓ نے شام کی جانب مختلف لشکر روانہ فرمائے تو حضرت ابوعبیدہؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر حمص پہنچنے کا حکم دیا۔ حمص دمشق کے قریب شام کا ایک قدیم مشہور اور بڑا شہر تھا۔

(ماخوذ از تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۱۲ء)

(فرہنگ سیرت صفحہ 106 زوار اکیڈمی کراچی)

حضرت ابوبکرؓ کے ارشاد پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق پہنچ کر دوسرے اسلامی لشکر کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا۔ اہلِ دمشق قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر مسلمانوں پر پتھر اور تیر برساتے تھے۔ مسلمان چمڑے کی ڈھالوں سے اپنے آپ کو بچاتے۔ موقع پا کر مسلمان بھی ان کو تیر مارتے۔ اس طرح

بیس دن کا عرصہ گزر گیا لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

اہلِ دمشق قلعہ میں محصور ہونے کی وجہ سے سخت تنگی میں تھے۔ قلعہ میں رسد بھی ختم ہونے والی تھی۔ اس کے علاوہ اہلِ دمشق کے کھیت قلعہ سے باہر تھے لہٰذا ان کی کاشتکاری کے کاموں کو نقصان ہو رہا تھا۔ قلعہ میں غلہ نہیں آ سکتا تھا۔ اشیائے صَرف کی بھی قلت تھی۔ محاصرے کی طوالت کی وجہ سے وہ سخت پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اسی دوران جبکہ دمشق کے محاصرے کو بیس دن گزر چکے تھے مسلمانوں کو خبر ملی کہ ہِرَقل بادشاہ نے اجنادین کے مقام پر رومیوں کا بھاری لشکر جمع کیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی حضرت خالدؓ بابِ شرقی سے روانہ ہو کر بابِ جابیہ پر حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس آئے اور صورتحال سے مطلع کرتے ہوئے اپنی رائے پیش کی کہ ہم دمشق کا محاصرہ ترک کر کے اجنادین میں رومی لشکر سے نپٹ لیں اور اگر اللہ نے ہمیں فتح دی تو پھر یہاں واپس لوٹ آئیں گے اور دمشق کا مسئلہ حل کریں گے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا کہ میری رائے اس کے برعکس ہے کیونکہ بیس دن تک قلعہ میں محصور رہنے کی وجہ سے اہلِ دمشق تنگ آ گئے ہیں اور ہمارا رعب ان کے دلوں میں سما گیا۔ اگر ہم یہاں سے کوچ کر گئے تو ان کو راحت حاصل ہو گی اور وہ کھانے پینے کی چیزیں قلعہ میں کثیر تعداد میں ذخیرہ کر لیں گے اور جب ہم اجنادین سے یہاں واپس آئیں گے تو یہ لوگ طویل عرصہ تک ہمارا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

حضرت خالدؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے محاصرہ جاری رکھا اور دمشق کے قلعہ کے متفرق دروازوں پر مسلمانوں کے تمام متعین سرداروں کو حکم دیا کہ اپنی اپنی طرف سے حملہ میں شدت اختیار کریں۔

حضرت خالدؓ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہر جانب سے اسلامی لشکر نے شدید حملے شروع کیے۔ اس طرح دمشق کے محاصرے پر اکیس دن گزر گئے۔

حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کو حملہ کی شدت بڑھانے کی ترغیب دیتے ہوئے خود بابِ شرقی سے سخت حملے جاری رکھے۔ اہلِ دمشق اب بالکل تنگ آ گئے تھے اور ہِرَقل بادشاہ کی مدد کے منتظر تھے۔ حضرت خالدؓ نے پے در پے حملے جاری رکھے۔ وہ اسی طرح مصروفِ جنگ تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ قلعہ کی دیوار پر جو رومی تھے وہ دفعۃً تالیاں بجا کر ناچنے کودنے لگے اور خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ مسلمان حیرت سے ان کو دیکھنے لگے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک جانب دیکھا تو ایک بڑا غبار اس طرف اٹھتا ہوا نظر آیا۔ اس کی وجہ سے آسمان تاریک نظر آتا تھا۔ دن کے وقت میں بھی اندھیرا چھایا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ حضرت خالدؓ فوراً سمجھ گئے کہ اہلِ دمشق کی مدد کے لیے ہِرَقل بادشاہ کا لشکر آ رہا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں چند مخبروں نے اس خبر کی تصدیق بھی کر دی کہ ہم نے پہاڑ کی گھاٹی کی طرف ایک لشکرِ جرار دیکھا ہے اور وہ بے شک رومیوں کا لشکر ہے۔ حضرت خالدؓ فوراً آئے اور حضرت ابوعبیدہؓ کو صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمام لشکر لے کر ہِرَقل بادشاہ کے بھیجے ہوئے لشکر سے مقابلہ کے لیے جاؤں۔ لہٰذا اس امر میں آپ کا مشورہ کیا ہے؟ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا کہ

یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ اگر ہم نے اس جگہ کو چھوڑ دیا تو اہلِ دمشق قلعہ سے باہر آ کر ہم سے جنگ کریں گے۔ ایک طرف سے ہِرَقل کا لشکر حملہ آور ہو گا اور دوسری طرف سے اہلِ دمشق حملہ کریں گے۔ ہم رومیوں کے دو لشکروں کے درمیان مصیبت میں پھنس جائیں گے۔

اس پر حضرت خالدؓ نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا تم ایک جری اور بہادر شخص کا انتخاب کر و اور اس کے ساتھ ایک جماعت کو دشمن کے مقابلے کے لیے روانہ کرو۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ضِرار بن اَزْوَرؓ کو پانچ سو سواروں کا لشکر دے کر رومی لشکر سے مقابلے کے لیے روانہ

کیا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ضِرارؓ کے لشکر کی تعداد پانچ ہزار بھی بیان ہوئی ہے۔
(ماخوذ از مردانِ عرب حصہ اول از عبد الستار ہمدانی صفحہ 203-204 اکبر بک سیلرز لاہور)
(فتوح الشام از واقدی جلد 1 صفحہ 48)

بہرحال حضرت ضِرارؓ پانچ سو سپاہیوں کو لے کر یا جو بھی لشکر تھا اس کو لے کر رومی لشکر کی جانب روانہ ہو گئے۔ چند سپاہیوں نے رومیوں کا لشکر دیکھ کر آپ سے کہا کہ یہ لشکر بہت بڑا ہے اور ہم صرف پانچ سو ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ہم واپس چلیں اور اپنے لشکر کے ساتھ مل کر اس کا مقابلہ کریں۔ حضرت ضِرارؓ نے کہا دشمن کی کثرت سے مت گھبراؤ۔ خدا نے بہت دفعہ قلت کو کثرت پر غالب کیا ہے۔ وہ اب بھی ہماری مدد کرے گا۔ ساتھیو! واپس جانا تو جہاد سے فرار ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ کیا تم عرب کی بہادری اور جاں نثاری کو داغ لگاؤ گے؟ جسے واپس جانا ہو چلا جائے۔ مَیں تو لڑوں گا۔ اسلام کے نام کو بلند کروں گا۔ خدا مجھے بھاگتے ہوئے نہ دیکھے۔

تمام مسلمان یک زبان ہو کر بولے کہ ہم اسلام پر نثار ہوں گے۔ شہادت کا مرتبہ پائیں گے

یعنی کہ ہم تیار ہیں جنگ کے لیے۔ حضرت ضِرارؓ خوش ہو گئے۔ حکم دیا کہ دشمن پر ایک ہی بار حملہ کر کے اسے تہس نہس کر دو۔ مسلمان اور حضرت ضِرارؓ نے رومی لشکر پر مسلسل وار کیے اور بہادری سے لڑائی کی۔ رومی سپہ سالار کے بیٹے نے حضرت ضِرارؓ پر حملہ کیا اور آپ کے بائیں بازو پر نیزہ مارا جس کی وجہ سے خون تیزی سے بہنے لگا۔ ایک لمحہ کے بعد آپؓ نے اسی کے دل پہ نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ آپ کا نیزہ اس کے سینے میں پھنس گیا اور اس کا پھل ٹوٹ گیا۔ رومی فوج نے آپ کا نیزہ خالی دیکھا تو آپ کی طرف ٹوٹ پڑے اور آپ کو قید کر لیا۔ (ماخوذ از اسلامی جنگیں صفحہ 123 تا 125 از رفیق انجم مکی دار الکتب لاہور) (ماخوذ از مردانِ عرب حصہ اول از عبد الستار ہمدانی صفحہ 206 اکبر بک سیلرز لاہور) کیونکہ ہاتھ میں ہتھیار نہیں تھا۔

صحابہ کرامؓ نے جب دیکھا کہ حضرت ضِرارؓ قید ہو گئے ہیں تو بہت غمگین اور پریشان ہو گئے۔ انہوں نے کئی دفاعی حملے کیے مگر ان کو چھڑا نہ سکے۔ حضرت ضِرارؓ کی گرفتاری کی خبر جب حضرت خالدؓ کو پہنچی تو آپ بہت پریشان ہوئے اور ساتھیوں سے رومی لشکر کے متعلق معلومات لے کر حضرت ابو عبیدہؓ سے مشورہ کیا اور حملے کے متعلق رائے لی۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ دمشق کے محاصرہ کا معقول انتظام کر کے آپ حملہ کر سکتے ہیں۔ کمانڈر کیونکہ اس وقت حضرت ابو عبیدہؓ تھے۔ حضرت خالدؓ نے محاصرہ کا انتظام کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا تعاقب کیا اور ان کو ہدایت کی کہ جیسے ہی دشمن ملے اس پر اچانک حملہ کرنا۔ اگر ضِرار کو ان لوگوں نے قتل نہ کیا ہو تو شاید ہم ضِرار کو چھڑا لائیں گے اور اگر ضِرار کو شہید کیا ہو تو بخدا ہم ان سے بھرپور انتقام لیں گے۔ تاہم مجھے امید ہے کہ اللہ ہم کو ضِرار کے متعلق صدمہ نہیں دے گا۔ اسی دوران حضرت خالدؓ نے ایک شہسوار کو سرخ عمدہ گھوڑے پر دیکھا جس کے ہاتھ میں لمبا چمکدار نیزہ تھا۔ اس کی وضع قطع سے بہادری، دانائی اور جنگی مہارت نمایاں تھی۔ زرہ کے اوپر لباس پہن رکھا تھا۔ پورا بدن اور منہ چھپا ہوا تھا اور فوج کے آگے آگے تھا۔

حضرت خالدؓ نے تمنا کی کہ کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شہسوار کون ہے۔ واللہ! یہ شخص نہایت دلیر اور بہادر معلوم ہوتا ہے۔

سب لوگ اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ لشکرِ اسلام جب کفار کے قریب پہنچا تو لوگوں نے اس شہسوار کو رومیوں پر ایسے حملہ کرتے دیکھا جس طرح باز چڑیوں پر جھپٹتا ہے۔ اس کا ایک حملہ تھا جس نے دشمن کے لشکر میں تہلکہ ڈال دیا اور مقتولین کے ڈھیر لگا دیے اور بڑھتے بڑھتے دشمن کے لشکر کے درمیان میں پہنچ گیا۔ وہ چونکہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال چکا تھا اس لیے دوبارہ پلٹا اور کافروں کے لشکر کو چیرتا ہوا اندر گھستا چلا گیا۔ جو سامنے آیا اس کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ شخص حضرت خالدؓ ہی ہو سکتے ہیں۔ رافع نے حیرانگی سے خالد سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ حضرت خالدؓ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ میں خود حیران ہوں کہ یہ کون ہے۔

حضرت خالدؓ لشکر کے آگے کھڑے تھے کہ وہی سوار دوبارہ رومیوں کے لشکر سے نکلا۔ رومیوں کا کوئی بھی سپاہی اس کے مقابل نہیں آ رہا تھا اور یہ تنہا کئی آدمیوں سے مقابلہ کرتے ہوئے رومیوں کے درمیان لڑ رہا تھا۔ اسی دوران حضرت خالدؓ نے حملہ کر کے اسے کفار کے گھیرے سے نکالا اور یہ شخص لشکرِ اسلام میں پہنچ گیا۔ حضرت خالدؓ نے اسے کہا: تُو نے اپنے غصہ کو اللہ کے دشمنوں پر نکالا ہے۔ بتاؤ تم کون ہو؟ اس سوار نے کچھ نہ بتایا اور پھر جنگ کے لیے تیار ہو گیا۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا اللہ کے بندے! تُو نے مجھے اور تمام مسلمانوں کو بے چینی میں ڈال دیا ہے۔ تُو اس قدر بے پرواہ ہے۔ آخر تُو کون ہے! حضرت خالدؓ کے اصرار پر اس نے جواب دیا کہ

میں نے نافرمانی کی وجہ سے اعراض نہیں کیا، یہ نہیں کہ میں نافرمان ہوں اس لیے تمہیں جواب نہیں دے رہا بلکہ مجھے شرم آتی ہے کیونکہ میں مرد نہیں ہوں، ایک عورت ہوں۔

عورتیں بھی اس بہادری کا نمونہ دکھاتی تھیں۔ مجھے میرے دردِ دل نے اس میدان میں اتارا ہے۔ خالد نے پوچھا کہ کون سی عورت؟ اس عورت نے عرض کیا کہ ضِرار کی بہن خولہ بنت ازور ہوں۔ بھائی کی گرفتاری کا پتہ لگا تو میں نے وہی کیا جو آپ نے دیکھا۔ حضرت خالدؓ نے یہ سن کر کہا کہ ہم سب کو متفقہ حملہ کرنا چاہیے۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ ضِرار کو قید سے رہائی دلا دے گا۔ حضرت خولہؓ نے کہا کہ میں بھی حملہ میں پیش پیش رہوں گی۔ پھر خالد نے بھرپور حملہ کیا۔ رومیوں کے پیر اکھڑ گئے اور رومیوں کا لشکر تتر بتر ہو گیا۔ حضرت رافعؓ نے شجاعت کے جوہر دکھائے۔ مسلمان ایک بار پھر بھرپور حملے کے لیے تیار ہوئے تھے کہ اچانک کفار کے لشکر سے کچھ سوار اس طرف تیزی سے امان مانگتے ہوئے آ گئے۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا ان کو امان دے دو اور فرمایا میرے پاس لے آؤ۔ پھر خالد نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم روم کی فوج کے لوگ ہیں اور حمص کے رہنے والے ہیں اور صلح چاہتے ہیں۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا کہ صلح تو حمص پہنچ کر ہو گی۔ یہاں پر قبل از وقت ہم صلح نہیں کر سکتے البتہ تم کو امان ہے۔ جب اللہ فیصلہ کرے گا اور ہم غالب آئیں گے تب وہاں پر بات ہو گی۔ ہاں یہ بتاؤ کہ ہمارے ایک بہادر جس نے تمہارے سردار کے لڑکے کو قتل کیا تھا اس کے متعلق تم کو کچھ معلوم ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ شاید آپ ان کے متعلق پوچھتے ہیں جو ننگے بدن تھے اور جنہوں نے ہمارے بہت سے آدمیوں کو مارا اور سردار کے بیٹے کو قتل کیا تھا۔ خالدؓ نے فرمایا ہاں وہی ہے۔ انہوں نے کہا

جس وقت وہ قید ہوئے اور وَرْدَان کے پاس پہنچے تو وَرْدَان نے اس کو سو سواروں کی جمعیت میں حمص روانہ کیا تا کہ بادشاہ کے پاس پہنچایا جائے۔

یہ سن کر خالدؓ بہت خوش ہوئے اور حضرت رافعؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم راستوں کو اچھی طرح جانتے ہو۔ اپنی مرضی کے جوانوں کو لے کر حمص پہنچنے سے پہلے حضرت ضِرارؓ کو چھڑاؤ اور اپنے رب کے ہاں اجر پاؤ۔ حضرت رافعؓ نے ایک سو جوانوں کو چن لیا اور ابھی جانے ہی والے تھے کہ حضرت خولہؓ نے منت سماجت کر کے حضرت خالدؓ سے جانے کی اجازت حاصل کر لی اور سب لوگ حضرت رافعؓ کی سرکردگی میں حضرت ضِرارؓ کی رہائی کے لیے حمص روانہ ہو گئے۔ حضرت رافعؓ تیزی سے چلے اور ایک مقام پر پہنچ کر آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ خوش ہو جاؤ۔ دشمن ابھی آگے نہیں گیا اور وہاں پر اپنے ایک دستے کو چھپا دیا۔ یہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ غبار اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ حضرت رافعؓ نے مسلمانوں کو چوکنا رہنے کا حکم دیا۔ مسلمان تیار بیٹھے تھے کہ رومی پہنچ گئے۔ حضرت ضِرارؓ ان کی قید میں تھے اور درد بھرے لہجے میں اشعار پڑھ رہے تھے کہ ’’اے مخبر! میری قوم اور خولہ کو یہ خبر پہنچا دو کہ میں قیدی ہوں اور مشکوں میں بندھا ہوا ہوں۔ شام کے کافر اور بے دین میرے گرد جمع ہیں اور تمام زرہ پہنے ہوئے ہیں۔ اے دل! تُو غم و حسرت کی وجہ سے مر جا اور اے جوانمردی کے آنسو! میرے رخسار پر بہہ جا۔‘‘ یہ شعر پڑھ رہے تھے، ان کے معنی یہ ہیں۔ حضرت خولہؓ نے زور سے آواز دی کہ

تیری دعا قبول ہو گئی۔ اللہ کی مدد آ گئی۔ میں تیری بہن خولہ ہوں اور یہ کہہ کر اس نے زور سے تکبیر بلند کر کے حملہ کر دیا اور دیگر مسلمان بھی تکبیر کہتے

ہوئے حملہ آور ہوئے۔

مسلمانوں نے اس دستے پر قابو پالیا۔سب کو قتل کر دیا گیا۔حضرت ضِرارؓ کو اللہ تعالیٰ نے رہائی دلائی اور مالِ غنیمت مسلمانوں کو مل گیا۔حضرت خولہؓ نے اپنے ہاتھوں سے بھائی کی رسیاں کھول دیں اور سلام کیا۔ حضرت ضِرارؓ نے اپنی بہن کو شاباش دی اور خوش آمدید کہا۔ ایک لمبا نیزہ ہاتھ میں لیا اور ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ یہاں یہ خوشی ہوئی اور وہاں دمشق میں حضرت خالدؓ نے سخت حملہ کر کے وَرْدَان کو شکست فاش دی۔ وہ لوگ بھاگ گئے اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ وہاں حضرت ضِرارؓ اور دیگر مسلمانوں سے ملاقات ہوئی۔ فتح کی خبر حضرت ابو عبیدہؓ کو بھیج دی۔ اب مسلمانوں نے یقین کر لیا کہ دمشق فتح ہونے والا ہے۔

(ماخوذ از فتوحات شام از فضل محمد یوسف زئی صفحہ 75-81 مکتبہ ایمان و یقین)

دوسری طرف اسلامی لشکر دمشق میں مقیم تھا اور قلعہ کا محاصرہ جاری تھا کہ بُصریٰ سے حضرت عبّاد بن سعیدؓ حضرت خالدؓ کے پاس آئے اور اطلاع دی کہ رومیوں کا نوّے ہزار کا لشکر بمقام اجنادَین جمع ہوا ہے۔ حضرت خالدؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا لشکر ملک شام میں متفرق مقامات میں منتشر ہے۔ لہٰذا ان تمام کو خط لکھ دو کہ وہ ہمیں اجنادَین میں آملیں اور ہم بھی اب قلعہ دمشق کا محاصرہ ترک کر کے اجنادَین کی جانب کوچ کریں گے۔

(ماخوذ از مردانِ عرب حصہ اول از عبد الستار ہمدانی صفحہ 214 اکبر بک سیلرز لاہور)

ہِرَقل کو وَرْدَان کی شکست کی خبر پہنچ چکی تھی نیز اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا مفصل حال معلوم ہو چکا تھا۔

لہٰذا ہِرَقل نے اس کو خوب ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ ننگے بھوکے عربوں نے تجھے شکست دے دی ہے اور تیرے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ نہ مسیح نے اس پر رحم کیا اور نہ تم پر۔ اگر تیری بہادری اور شمشیر زنی کا چرچا نہ ہوتا تو مَیں تجھے قتل کر دیتا۔ خیر اَب جو ہوا سو ہوا مَیں نے اجنادَین کی طرف نوے ہزار کی فوج روانہ کی ہے تجھے اس کا سردار مقرر کرتا ہوں۔

(ماخوذ از فتوحات شام از فضل محمد یوسف زئی صفحہ 81 مکتبہ ایمان و یقین)

حضرت خالدؓ نے دمشق کا محاصرہ ختم کر کے اجنادَین کی طرف لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا۔ حکم ملتے ہی مسلمانوں نے فوراً خیمے اکھیڑ کر باقی مال اسباب اونٹوں پر لادنا شروع کیا۔ مالِ غنیمت کے اونٹوں کو اور مال و اسباب کے اونٹوں کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ لشکر کے پیچھے کی جانب رکھا اور باقی سواروں کو لشکر کے آگے رکھا۔حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ میں عورتوں اور بچوں کے قافلہ کے ساتھ لشکر کے پیچھے رہوں، حضرت ابو عبیدہؓ کو کہا، اور آپ لشکر کے آگے رہیں۔حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ وَرْدَان اپنا لشکر لے کر اجنادَین سے دمشق کی طرف روانہ ہوا ہو اور اس سے آمنا سامنا ہو جائے۔ اگر تم لشکر کے آگے رہو گے تو تم ان کو روک سکو گے اور مقابلہ کر سکو گے۔ لہٰذا تم آگے رہو اور میں پیچھے رہتا ہوں۔ حضرت خالدؓ نے کہا آپ کی رائے مناسب ہے۔ میں آپ کی رائے اور تجویز کے خلاف نہیں کروں گا۔ جب اسلامی لشکر دمشق کا محاصرہ ترک کر کے روانہ ہوا تو لشکر کو کوچ کرتے دیکھ کر اہلِ دمشق خوشی سے اچھلنے کودنے لگے اور تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ اسلامی لشکر کے کوچ کے متعلق اہل دمشق نے مختلف آرا ظاہر کیں۔ کسی نے کہا کہ اجنادَین میں ہمارے عظیم لشکر کے جمع ہونے کی خبر سن کر مسلمان ملک شام میں اپنے دوسرے لشکر کے پاس جمع ہونے گئے ہیں۔ کسی نے کہا کہ محاصرہ سے تنگ آ کر کسی اَور مقام پر لشکر کشی کرنے جا رہے ہیں اور بعض نے تو یہاں تک کہا کہ ملک حجاز کی طرف بھاگ کر جا رہے ہیں، واپس جا رہے ہیں۔

(ماخوذ از مردانِ عرب حصہ اول از عبد الستار ہمدانی صفحہ 216-217 اکبر بک سیلرز لاہور)

اہلِ دمشق جتنے بھی لوگ تھے وہ ایک شخص کے پاس جمع ہو گئے جس کا نام بُولص تھا۔ اور وہ اس سے قبل کسی بھی جنگ میں صحابہ کے سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ شخص ہِرَقل کا نہایت معتمد اور اعلیٰ درجہ کا تیر انداز تھا۔ اہل دمشق نے اس کو امیر بنایا اور ہر قسم کا لالچ دے کر جنگ کے لیے آمادہ کیا۔ نیز انہوں نے اس بات کی قسمیں کھائیں کہ وہ میدانِ جنگ چھوڑ کر نہیں بھاگیں گے اور جو بھی ان میں سے میدان چھوڑے گا تو آپ کو اختیار ہو گا کہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کر دیں۔ یہ عہد و پیمان جب مکمل ہو گیا اور بُولص گھر میں داخل ہو کر زرہ پہننے لگا تو بیوی نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ بُولص نے کہا کہ دمشق والوں نے مجھے اپنا امیر بنایا ہے۔ اب عربوں کے ساتھ لڑنے جا رہا ہوں۔

بیوی نے اس سے کہا کہ ایسا مت کرو بلکہ گھر میں بیٹھے رہو۔ تم میں عربوں سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔

ان سے خواہ مخواہ مت لڑو۔ میں نے آج ہی خواب میں دیکھا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں کمان ہے اور ہوا میں چڑیوں کا شکار کر رہے ہو۔بعض چڑیاں زخمی ہو کر گر گئیں مگر پھر اٹھ کر اڑنے لگیں۔ میں تعجب میں پڑ گئی کہ خواب میں ہی دیکھا کہ اچانک اوپر سے عقاب آ گئے۔ ایک نہیں کئی عقاب آ گئے اور تم اور تمہارے ساتھیوں پر ایسے ٹوٹ پڑے کہ سب کو نیست و نابود کر دیا۔ بُولص نے کہا تو نے مجھے بھی خواب میں دیکھا تھا۔ اس نے کہا ہاں۔ عُقاب نے زور سے تجھے ٹھونگ ماری اور تو بیہوش ہو گیا تھا۔ بُولص نے اس کی باتیں سن کے اپنی بیوی کو تھپڑ مارا اور کہا کہ تیرے دل میں عربوں کا خوف بیٹھ گیا ہے۔خواب میں بھی وہی خوف ہے۔ گھبراؤ مت! میں ابھی ان کے امیر کو تیرا خادم اور اس کے ساتھیوں کو بکریوں اور خنزیروں کا چرواہا بنا دوں گا۔

بُولص نہایت تیزی سے چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل لشکر لے کر مسلمانوں کے پیچھے ان کے مقابلہ کے لیے نکل گیا اور اسلامی فوج کی عورتوں، بچوں، مال مویشی اور ابو عبیدہ کے ایک ہزار لشکر کا تعاقب کیا۔

مسلمان بھی مقابلے کے لیے تیار ہو گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کفار پہنچ گئے۔ بُولص سب سے آگے تھا۔

اس نے ایک دم چھ ہزار سپاہیوں کے ساتھ ابو عبیدہ پر حملہ کیا۔ بُولص کا بھائی بُطْرُس پیدل فوج کے ساتھ عورتوں کی طرف بڑھا اور کچھ عورتیں گرفتار کر کے دمشق کی طرف واپس پلٹا۔ ایک جگہ پر پہنچ کر اپنے بھائی کے انتظار میں بیٹھ گیا۔حضرت ابو عبیدہؓ نے یہ مصیبت ناگہانی دیکھ کر فرمایا کہ خالد کی رائے صحیح تھی کہ وہ لشکر کے پیچھے رہیں گے۔ اِدھر عورتیں اور بچے چِلّا رہے تھے۔ اُدھر ایک ہزار مسلمانوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔ بُولص نے حضرت ابو عبیدہؓ پر بار بار حملہ کیا۔ آپؓ نے بھی شدید مقابلہ کیا۔حضرت سہل تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت خالدؓ کے پاس پہنچے اور سارا قصہ سنایا۔حضرت خالدؓ نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھا۔ آپؓ نے حضرت رافعؓ اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو ایک ایک ہزار لشکر دے کر روانہ کیا تا کہ بچوں اور عورتوں کی حفاظت ہو جائے۔ اس کے بعد حضرت ضِرارؓ کو ایک ہزار سوار دے کر رخصت کیا اور خود بھی لشکر لے کر دشمن کی طرف چلے۔ ادھر حضرت ابو عبیدہؓ بُولص کے ساتھ مصروفِ جنگ تھے۔ اتنے میں مختلف علاقوں سے آنے والے مسلمانوں کے لشکر پہنچ گئے۔ انہوں نے ایسا حملہ کیا کہ دمشق سے آ کر حملہ کرنے والے رومیوں کو اپنی ذلت و خواری کا یقین ہو گیا۔حضرت ضِرارؓ آگ کے شعلوں کی طرح بُولص کی طرف بڑھے۔ اس نے جب آپ کو دیکھا تو کانپ اٹھا اور پہچان لیا۔ بُولص گھوڑے سے اتر کر پیدل بھاگنے لگا۔حضرت ضِرارؓ نے بھی اس کا تعاقب کیا اور اس کو زندہ پکڑ لیا اور قید کر لیا۔ اس جنگ میں کفار کے چھ ہزار آدمیوں میں سے بمشکل سو آدمی زندہ بچے تھے۔حضرت ضِرارؓ پریشان تھے کیونکہ حضرت خولہؓ بھی قید ہو چکی تھیں۔حضرت خالدؓ نے کہا کہ گھبراؤ نہیں ہم نے ان کے ایسے آدمی پکڑے ہوئے ہیں جن کے بدلے میں وہ ہمارے قیدی آسانی سے رہا کر دیں گے۔

حضرت خالدؓ نے دو ہزار سپاہیوں کو اپنے ساتھ لیا اور باقی تمام افواج کو حضرت ابو عبیدہؓ کے حوالے کر دیا تا کہ عورتوں کی حفاظت ہو جائے اور خود قیدی خواتین کی تلاش میں نکل گئے۔ آپ جلدی جلدی چل کر اس جگہ پہنچے جہاں پر دشمن مسلمان عورتوں کو قید کر کے لے گئے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ غبار اڑ رہا ہے۔ آپ کو تعجب ہوا کہ یہاں لڑائی کیوں ہو رہی ہے۔ پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ بُولص کا بھائی بُطْرُس عورتوں کو گرفتار کر کے نہر کے پاس بھائی کے انتظار میں رک گیا تھا اور اب وہ عورتوں کو آپس میں بانٹنے لگے تھے۔ بطرس نے حضرت خولہؓ کے بارے میں کہا کہ یہ میری ہے۔ انہوں نے عورتوں کو ایک خیمہ میں قید کر دیا اور خود آرام کرنے لگے اور انہیں بُولص کا انتظار بھی تھا۔ ان عورتوں میں سے اکثر بہادر اور تجربہ کار شہسوار عورتیں بھی تھیں۔ وہ ہر قسم کی جنگ جانتی تھیں۔ یہ آپس میں جمع ہوئیں اور حضرت خولہؓ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

اے قبیلہ حِمیَر کی بیٹیو! اور اے قبیلہ تُبَّعْ کی یادگارو! کیا تم اس پر راضی ہو کہ رومی کفار تم کو لونڈیاں بنائیں؟ کہاں گئی تمہاری شجاعت اور کیا ہوئی تمہاری وہ غیرت جس کا ذکر عرب مجلسوں میں ہوا کرتا تھا؟ افسوس! میں تمہیں غیرت سے علیحدہ اور شجاعت وحمیت سے خالی پا رہی ہوں۔ اس آنے والی مصیبت سے تو تمہاری موت افضل ہے۔

یہ سن کر ایک صحابیہ نے کہا اے خولہؓ! تُو نے جو کچھ بیان کیا ہے بے شک درست ہے لیکن یہ بتاؤ کہ ہم قید میں ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں نیزہ تلوار نہیں ہے۔ ہم کیا کرسکتی ہیں! نہ گھوڑا ہے نہ اسلحہ ہے کیونکہ اچانک ہم کو قید کرلیا گیا ہے۔ حضرت خولہؓ نے فرمایا کہ ہوش کرو۔ خیموں کے ستون تو موجود ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ انہیں اٹھا کر ان بدبختوں پر حملہ کریں۔ آگے مدد اللہ فرمائے گا۔ یا ہم غالب آجائیں گے ورنہ شہید تو ہو جائیں گی۔ اس پر ہر خاتون نے خیمہ کی ایک ایک لکڑی اٹھائی۔ حضرت خولہؓ ایک لکڑی کندھے پر رکھ کر آگے ہوئیں۔

حضرت خولہؓ نے اپنے ماتحت خواتین سے فرمایا کہ زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک ساتھ ہو جاؤ۔ متفرق نہ ہونا ورنہ سب قتل ہو جاؤ گی۔

اس کے بعد حضرت خولہؓ نے آگے بڑھ کر ایک رومی کافر کو مار کر قتل کیا۔ رومی لوگ ان عورتوں کی جرأت وبہادری دیکھ کر حیران ہوگئے۔ بطرس نے کہا بدبختو! یہ کیا کر رہی ہیں۔ ایک صحابیہ نے جواب دیا کہ آج ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ ان لکڑیوں سے تمہارے دماغ درست کردیں اور تمہیں قتل کر کے اپنے اسلاف کی عزتوں کی حفاظت کریں۔ بُطرس نے کہا کہ ان کو زندہ پکڑلو اور خولہ کو زندہ پکڑنے کا خاص خیال رکھو۔ چاروں طرف سے تین ہزار رومی حلقہ باندھ کر کھڑے تھے مگر کوئی شخص عورتوں تک نہیں آسکتا تھا۔ اگر وہ آگے بڑھتا تو یہ عورتیں ان کے گھوڑوں اور پھر ان کو مار دیتی تھیں۔ اس طرح

تیس سواروں کو ان عورتوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

بُطرس یہ دیکھ کر آگ بگولہ ہوگیا۔ گھوڑے سے نیچے اترا۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہو کر تلواروں سے حملہ آور ہوا مگر یہ عورتیں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں اور سب کا مقابلہ کیا اور کوئی قریب نہ آسکا۔ حضرت خولہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے بُطرس نے کہا کہ اے خولہ! اپنی جان پر رحم کرو۔ میں تمہاری قدر کرتا ہوں۔ میرے دل میں بھی تیرے لیے بہت کچھ ہے۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ میں بادشاہ جیسا آدمی تیرا مالک بنوں اور میری ساری جائیداد تمہاری جائیداد ہو جائے۔ حضرت خولہؓ نے فرمایا اے کافر بدبخت! خدا کی قسم! اگر میرا بس چلے تو ابھی تیرا سر لکڑی سے توڑ دوں۔ واللہ! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ تو میری بکریاں اور اونٹ چرائے چہ جائیکہ تو میری برابری کا دعویٰ کرے۔ اس پر بُطرس نے لشکر سے کہا کہ ان سب کو قتل کردو۔ لشکر والے نئے سرے سے تیار ہو رہے تھے اور ابتدائی حملہ کرنے والے تھے کہ مسلمان حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں وہاں پہنچ گئے۔ آپؓ کو تمام حالات وواقعات کا علم ہوا۔ عورتوں کی بہادری اور مقابلے سے مسلمان بہت خوش ہوئے اور پھر پورے لشکر نے کفار کے اردگرد دائرہ ڈال دیا اور ایک ساتھ حملہ کیا۔ حضرت خولہؓ نے چلّا کر کہا اللہ کی مدد آگئی ہے! اللہ نے مہربانی کر دی ہے! جب بُطرس نے مسلمانوں کو دیکھا تو پریشان ہوگیا اور بھاگنے لگا مگر بھاگنے سے پہلے اس نے دو مسلمان شہسواروں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ ان میں سے ایک خالد اور دوسرے حضرت ضرارؓ تھے۔ ضرار نے اس کو ایک نیزہ مارا۔ وہ گھوڑے سے گرتے گرتے بچا۔ پھر ضرار نے دوسرا وار کیا اور وہ ڈھیر ہوگیا۔ مسلمانوں نے بہت سے رومیوں کو قتل کیا۔ جو بچ گئے وہ دمشق بھاگ گئے۔

جب حضرت خالدؓ واپس لوٹے تو بُولص کو بلایا اور اس کو اسلام پیش کیا اور فرمایا اسلام قبول کرو ورنہ تیرے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا گیا۔ بُولص نے کہا میرے بھائی کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ خالدؓ نے فرمایا اس کو قتل کیا ہے۔ بُولص نے اپنے بھائی کا انجام دیکھ کر کہا کہ اب زندگی کا کوئی مزہ نہیں ہے۔ مجھے بھی بھائی کے ساتھ ملا دو۔ چنانچہ اسے بھی قتل کر دیا گیا۔

(ماخوذ از فتوحات شام از فضل محمد یوسف زئی صفحہ 82 تا 89 مکتبہ ایمان ویقین)

بہرحال اسلامی لشکر پھر اجنادین کے مقام پر جمع ہو گئے۔ یہ تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

دمشق کا یہ دوسرا محاصرہ ہوا۔ پہلے تو چھوڑ آئے تھے۔ اب

اس جنگ کے بعد دوبارہ دمشق کے محاصرے کے بارے میں

لکھا ہے کہ اجنادین کی فتح کے بعد حضرت خالدؓ نے اسلامی لشکر کو دمشق کی جانب دوبارہ کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اہلِ دمشق کو اجنادین میں رومی لشکر کی شکست کی اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی لیکن جب انہیں یہ خبر ملی کہ اسلامی لشکر اب دمشق کی طرف آرہا ہے تو وہ بہت گھبرائے۔ دمشق کے اطراف میں بسنے والے بھاگ کر قلعہ میں پناہ گزین ہوگئے اور قلعہ میں کافی تعداد میں غلّہ اور اشیائے صَرف جمع کرلیں تاکہ اگر اسلامی لشکر کا محاصرہ لمبا ہو جائے تو ذخیرہ ختم نہ ہو۔ اس کے علاوہ ہتھیار اور سامانِ جنگ بھی اکٹھا کرلیا۔ قلعہ کی دیواروں پر منجنیق، پتھر، ڈھال، تیر، کمان وغیرہ سامان پہنچا دیا تاکہ قلعہ کی دیوار سے محاصرہ کرنے والوں پر حملہ کیا جائے۔ اسلامی لشکر نے دمشق کے قریب پڑاؤ کیا۔ پھر اسلامی لشکر نے آگے بڑھ کر قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت خالدؓ نے دمشق کے تمام دروازوں پر سرداروں کو ان کے لشکر سمیت متعین کر دیا۔

(ماخوذ از مردانِ عرب حصہ اول از عبدالستار ہمدانی صفحہ 247 اکبر بک سیلرز لاہور)

اس وقت دمشق کا حاکم تُومَا تھا۔ دمشق کے رؤسا، امراء اور دانشمند لوگوں نے تُومَا کو مشورہ دیا کہ ہمارے پاس اسلامی لشکر سے مقابلے کی طاقت نہیں۔ اس لیے یا تو ہِرَقل سے مدد طلب کرو یا پھر مسلمانوں سے مصالحت کرلو۔ جو وہ طلب کریں انہیں دے کر اپنی جان بچاؤ۔ اس پر

تُومَا نے تکبر اور غرور سے کہا کہ میں عربوں کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتا۔ مَیں ہِرَقل اعظم کا داماد اور جنگ کا ماہر ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو شہر میں پاؤں رکھنے کی جرأت نہ ہو گی۔

رؤسا کے سمجھانے پر تُومَا نے یہ کہہ کر انہیں تسلی دی کہ عنقریب ہِرَقل کی طرف سے ایک بڑا لشکر ہماری مدد کے لیے آرہا ہے۔ تُومَا نے ہر طرف سے مسلمانوں پر شدت سے حملے کا حکم دیا۔ ان حملوں کے دوران کئی مسلمان زخمی اور شہید ہوئے۔ حضرت اَبان بن سعیدؓ کو بھی ایک زہر آلود تیر لگا۔ تیر نکالنے کے بعد انہوں نے زخم پر عمامہ باندھ لیا لیکن تھوڑی ہی دیر میں زہر ان کے جسم میں سرایت کر گیا اور وہ غش کھا کر گر گئے اور وہیں کچھ دیر بعد جامِ شہادت نوش کر گئے۔ حضرت اَبانؓ کا نکاح اجنادین کی جنگ کے دوران حضرت اُمِّ اَبان سے ہوا تھا اور ان کے ہاتھ کی مہندی کا رنگ اور سر میں عطر کی خوشبو باقی تھی یعنی بالکل تازہ شادی تھی۔ حضرت اُمِّ اَبانؓ کا شمار عرب کی ان بہادر خواتین میں ہوتا تھا جو جہاد کرنے میں پیش پیش رہتی تھیں۔ جب ان کو اپنے خاوند کی شہادت کی اطلاع ملی تو وہ بھاگتی ہوئی اور ٹھوکریں کھاتی ہوئی آئیں اور اپنے خاوند کی لاش کے پاس صبر و استقلال کا ایک پیکر بن کر کھڑی ہوگئیں۔ اپنی زبان سے ناشکری کا ایک کلمہ بھی نہ نکالا اور اپنے خاوند کی جدائی میں چند اشعار کہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد حضرت اُمِّ اَبانؓ اپنے خیمے کی طرف ایک عزمِ محکم اور پختہ ارادے کے ساتھ گئیں۔ اپنے ہتھیار تھامے اور اپنے چہرے پر کپڑا باندھا اور باب تُومَا پر پہنچ گئیں جہاں ان کے خاوند شہید ہوئے تھے۔ باب تُومَا پر اس وقت سخت لڑائی جاری تھی۔ حضرت اُمِّ اَبانؓ ان مسلمانوں میں شامل ہو کر سخت لڑائی لڑتی رہیں اور اپنے تیروں سے کئی رومیوں کو زخمی اور موت کے گھاٹ اتار دیا اور بالآخر لڑائی کے دوران موقع پا کر تُومَا کے محافظ کا نشانہ لیا جس کے ہاتھ میں صلیبِ اعظم تھی۔

یہ صلیب سونے کی بنی ہوئی تھی اور اس میں قیمتی جواہر جڑے ہوئے تھے۔

صلیبِ اعظم اٹھانے والا شخص رومیوں کو جنگ کی ترغیب دیتا تھا اور صلیب کے وسیلے سے فتح و کامیابی کی دعا مانگتا تھا۔حضرت اُمّ اَبانؓ کا تیر جیسے ہی اس شخص کو لگا اس کے ہاتھ سے صلیب گر گئی اور مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئی۔

تُوْمَا نے جب دیکھا کہ صلیب مسلمانوں کے قبضہ میں چلی گئی ہے تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کو واپس لینے کے لیے نیچے اتر آیا اور دروازہ کھول کر مسلمانوں سے مقابلہ شروع کر دیا۔ اس دوران قلعہ کے اوپر سے رومیوں نے بھی سخت حملے کرنے شروع کر دیے۔ اس دوران حضرت ام اَبانؓ نے موقع دیکھ کر تُوْمَا کی آنکھ کا نشانہ لے کر تیر چلایا اور اس کی آنکھ ہمیشہ کے لیے اندھی کر دی۔ اس پر تُوْمَا کو اپنے ساتھیوں سمیت پیچھے ہٹنا پڑا اور انہوں نے قلعہ میں داخل ہو کر دروازے بند کر لیے۔ تُوْمَا کی یہ حالت دیکھ کر اہلِ دمشق نے کہا کہ اسی لیے ہم نے کہا تھا کہ ان عربوں سے مقابلہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ اس لیے عربوں سے مصالحت کی کوئی صورت اختیار کرنی چاہیے۔ اس پر تُوْمَا مزید غضبناک ہو گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنی آنکھ کے بدلے میں ان کی ایک ہزار آنکھیں پھوڑ ڈالوں گا۔

(ماخوذ از مردانِ عرب حصہ اول از عبد الستار ہمدانی صفحہ 248 تا254 اکبر بک سیلرز لاہور)

اہلِ دمشق کو حِمص سے بیس ہزار فوج کی مدد آنے کی توقع تھی۔ (سیدنا عمر بن خطابؓ از علی محمد الصلابی صفحہ 724)

مگر اسلامی فوج نے یہ تدبیر کی کہ فوج کے ایک دستے کو دمشق کے راستے پر مقرر کر دیا۔ اس طرح حمص سے آنے والی فوج کو وہیں روک لیا گیا۔ مسلمانوں نے دمشق کا سخت محاصرہ کیے رکھا۔ اس میں حملوں، تیر اندازی اور منجنیقوں سے دشمن کو خوب پریشان کرتے رہے۔ اہلِ دمشق کو جب یقین ہو گیا کہ ان کو امداد نہیں پہنچ سکتی اور ان میں کمزوری اور بزدلی پیدا ہو گئی تو انہوں نے مزید جدوجہد ترک کر دی اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کو زیر کرنے کا جذبہ بڑھ گیا۔

(ماخوذ از تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ ۳۵۷-۳۵۸ دار الکتب العلمیة بیروت ۲۰۱۲ء)

اہلِ دمشق کا خیال تھا کہ سردیوں کی شدت میں مسلمان طویل محاصرہ کی تکلیفوں کو برداشت نہیں کر سکیں گے لیکن مسلمانوں نے حالات کا نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ دمشق کے اطراف کے خالی مکانات کو مسلمانوں نے راحت و آرام کے لیے استعمال کیا۔ ہفتہ واری انتظام کے مطابق باری باری جو فوج محاذ پر ہوتی وہ آ کر آرام کرتی اور جب وہ چلی جاتی تو دوسری فوج آ کر آرام کرتی اور دروازوں پر متعین ان فوجی دستوں کے پیچھے ان کی حمایت اور نگرانی کے لیے دوسری فوج مقرر ہوتی۔ اس طرح طویل سے طویل محاصرے پر بھی قابو پانا آسان ہو گیا لیکن مسلمانوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ دشمن کی منظم رکاوٹوں کو توڑنے کے لیے ان کی میدانی تحقیقات اور جنگی چالیں اپنا کام کرتی رہیں اور

رکاوٹوں کے اس منظم اور طویل سلسلہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ ایک ایسے مناسب مقام کے انتخاب میں کامیاب ہو گئے جہاں سے دمشق میں داخل ہونا ممکن تھا۔

یہ دمشق کا سب سے بہتر خطہ تھا۔ اس مقام پر خندق کا پانی کافی گہرا تھا اور وہاں سے داخل ہونا کافی دشوار طلب کام تھا۔حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق میں داخل ہونے کی تدبیر یہ نکالی کہ چند رسیوں کو اکٹھا کیا تاکہ فصیل پر چڑھنے اور دمشق میں اترنے کے لیے ان میں پھندا لگا کر سیڑھیوں کا کام لیا جا سکے۔حضرت خالد بن ولیدؓ کو کسی ذریعہ سے یہ خبر مل گئی تھی کہ دمشق کے بطریق، رومی فوج کے دس ہزاری لشکر کے قائد کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے، ایک کمانڈر کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے اور

سارے لوگ جن میں اس کے محافظ سپاہی بھی تھے دعوت میں مشغول ہیں۔ چنانچہ وہ سب خوب کھا پی کر مست ہو کر سو گئے اور اپنی اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو گئے۔

اسی دوران حضرت خالد بن ولیدؓ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مشکیزوں کے سہارے خندق عبور کر کے فصیل تک پہنچ گئے اور رسیوں کے پھندے لگا کر انہیں بطور سیڑھی کے فصیل پر مضبوطی سے پھنسا دیا اور متعدد رسیاں فصیل سے لٹکا دیں۔ اس پر رسیوں کے سہارے کافی زیادہ تعداد میں مسلمان فصیل پر چڑھ گئے اور اندر اتر گئے اور دروازوں تک پہنچ گئے۔ دروازوں کی کنڈیوں کو تلوار سے کاٹ کر الگ کر دیا۔ اس طرح اسلامی فوجیں دمشق میں داخل ہو گئیں۔

(سیدنا عمر بن خطابؓ از علی محمد الصلابی صفحہ 727-728 مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ)

حضرت خالدؓ کی فوج مشرقی دروازے پر قابض ہو گئی تو رومیوں نے گھبراہٹ میں حضرت ابوعبیدہؓ سے مغربی دروازے پر صلح کی درخواست کی حالانکہ پہلے مسلمانوں کی طرف سے صلح کی درخواست کو مسترد کر چکے تھے اور جنگ پر بضد تھے۔حضرت ابوعبیدہؓ نے خوش دلی سے صلح کو منظور کر لیا۔ اس پر رومیوں نے قلعہ کے دروازے کھول دیے اور مسلمانوں سے کہا کہ جلد آؤ اور ہمیں اس دروازے کے حملہ آوروں یعنی حضرت خالدؓ سے بچاؤ۔نتیجہ یہ ہوا کہ تمام دروازوں سے مسلمان صلح کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے اور حضرت خالدؓ اپنے دروازے سے لڑائی کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔حضرت خالدؓ اور باقی چاروں اسلامی امراء شہر کے وسط میں ایک دوسرے سے ملے۔حضرت خالد بن ولیدؓ نے اگرچہ دمشق کا کچھ حصہ لڑ کر فتح کیا تھا لیکن چونکہ حضرت ابوعبیدہؓ نے صلح منظور کر لی تھی اس لیے مفتوحہ علاقے میں بھی صلح کی شرائط تسلیم کی گئیں۔

(تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ ۳۵۷-۳۵۸ دار الکتب العلمیة بیروت ۲۰۱۲ء)

(الفاروق از شبلی نعمانی صفحہ 106-107 مطبوعہ ادارہ اسلامیات 2004ء)

یہاں یہ واضح ہو کہ دمشق کی فتح کو بعض مؤرخین حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں بیان کرتے ہیں لیکن دمشق کا یہ معرکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں شروع ہو چکا تھا۔ البتہ اس کی فتح کی خبر جب مدینہ بھیجی گئی تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہو چکی تھی۔ تو

یہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے کی آخری جنگ تھی۔

آئندہ ان شاء اللہ حضرت ابوبکرؓ کی زندگی کے جو باقی پہلو ہیں وہ بیان ہوں گے۔

اس وقت میں

چند مرحومین کا ذکر

بھی کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا ذکر ہے

مکرم عمر ابو عرقوب صاحب

جو جنوبی فلسطین کے صدر جماعت تھے۔ پندرہ اگست کو ستر سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عمر ابو عرقوب صاحب 2010ء میں ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ جماعت سے متعارف ہوئے۔ اس بارے میں انہوں نے کہا کہ جب میں نے سب سے پہلے ایم ٹی اے دیکھا تو محسوس کیا کہ بے شک یہ لوگ نیک اور صالح ہیں۔ میں ایک طرف عالمِ اسلام کو قتل و غارت، ڈاکا، چوری اور باہمی منافرت کی حالت میں دیکھتا ہوں اور دوسری طرف جماعتِ احمدیہ صلہ رحمی کی تعلیم دیتی ہے اور تہجد پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی تلقین کرتی ہے جس سے میں کافی متاثر ہوا اور میں نے کہا کہ یہی سچی جماعت ہے جس کی پیروی ہم پر واجب ہے۔ پھر کہتے ہیں استخارے کے بعد مجھے یقین ہو گیا۔ پھر میں نے خواب بھی ایک دیکھی تھی کہ یہی سچی جماعت ہے اور کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ عہد کیا کہ میں وفات تک اس جماعت سے منسلک رہوں گا۔ ہر مشکل وقت میں مرحوم بہت ثابت قدم رہتے تھے۔مرحوم کہا کرتے تھے کہ جب تک میں زندہ ہوں تو اپنے عہد پر ثابت قدم رہوں گا۔ان کی بیعت کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ نے رؤیا میں دیکھا کہ چند احمدی لوگ ہیں۔ مکرم عمر صاحب کو اپنے گھر میں ایک کمرے میں لے گئے۔ انہوں نے ان کو نہلایا اور ان کے سینے کو کھول کر صاف کیا اور مجھے کہا کہ دیکھو ہم ان کو بہترین حالت میں واپس لے آئے ہیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے اور بڑی دعائیں کیا کرتے تھے۔مرحوم جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے

والے تھے۔ اپنے گھر کے ایک حصہ کو جو نچلی منزل تھی جماعت کے لیے وقف کیا ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ جنوبی فلسطین مرحوم کے مکان میں نماز جمعہ، عیدین اور اجلاسات کے لیے جمع ہوتی اور ان کے بیٹے نے کہا کہ مرحوم کی وصیت ہے کہ یہ حصہ جماعت کے لیے وقف رہے گا۔ ان کے مخالفین ان کو بیماری کے دنوں میں کہتے تھے جماعت احمدیہ سے توبہ کرو بیماری ہٹ جائے گی لیکن مرحوم اس کے باوجود ان سے تبلیغی مباحثہ کیا کرتے تھے اور ایک شخص جو بہت زیادہ بڑھ بڑھ کے مخالفت میں بولنے والا تھا اس سے مباحثہ کیا اور ایسا لاجواب کر دیا کہ اس کو کوئی جواب نہیں سوجھا۔ جب ان کے بیماری کے دن گزر رہے تھے تو بیماری کی شدت کی وجہ سے اگلے دن مرحوم کو آئی سی یو میں منتقل ہونا پڑا۔ مباحثے کے دوران مرحوم کے بیٹے نے اس ملاں سے کہا جو بہت زیادہ بڑھ بڑھ کے ان سے بحث کرنے والا تھا کہ والد صاحب کو چھوڑ دو۔ یہ صاحبِ تجربہ ہیں تم ان کو نہیں مناسکتے۔ بہرحال بیٹا کہتا ہے کہ مرحوم نے مرض الموت میں یہ نصیحت کی تھی کہ میری موت پر اداس نہ ہونا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول دہراتے رہے کہ غَدًا اَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَصَحْبَہٗ یعنی کل میں اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے ملوں گا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة جلد۱ صفحه۴۹۹ اسلام حمزة- دار الکتب العلمية بيروت ۱۹۹۶ء)

مرحوم بہت ہردلعزیز اور ایک پیاری شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کی اہلیہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو احمدی نہیں ہیں اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا ذکر

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب، مٹھی تھرپارکر،

کا ہے جو ابھی گذشتہ دنوں ترانوے سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مٹھی کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ 1969ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ ایک پُرجوش داعی الی اللہ اور دین کی غیرت رکھنے والے نڈر احمدی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابندی، مہمان نوازی، خلافت سے والہانہ عشق ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ انہیں مٹھی اور اس کے گردونواح میں متعدد بیعتیں کروانے کی بھی توفیق ملی۔ مٹھی کی پہلی مسجد انہی کی دی ہوئی جگہ پر بنائی گئی تھی۔ خاندان اور برادری کی طرف سے انہیں شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ خاص طور پر بچوں کی شادی کا وقت آیا تو برادری نے اپنے خاندان سے باہر احمدیوں میں رشتہ کرنے سے روکنے کے لیے شدید دباؤ ڈالا۔ آپ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ وہ ان کی شادیوں میں شامل بھی نہیں ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے انہوں نے باوجود مخالفت کے تمام بچوں کی شادیاں احمدی گھرانوں میں کیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ سب کو قرآن کریم پڑھایا، نماز کا پابند کیا۔ اپنی عورتوں کو جو پہلے ہندو تھیں اور ان کا روایتی طرز لباس چھڑوا کر انہیں برقع پہنوایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ ان کو خراج تحسین دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ’’اگر ہر سینٹر میں ہم ایک ناصر پیدا کر دیں تو ہم یقیناً کامیاب ہو جائیں گے۔‘‘ ان کے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کے کچھ بچے بھی واقف زندگی ہیں، خدمت دین کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جو ذکر ہے وہ

ملک سلطان احمد صاحب سابق معلم وقف جدید

کا ہے۔ یہ بھی گذشتہ دنوں چوراسی سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1938ء میں پکا نسوانہ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد محترم سجادہ صاحب المعروف شہزادہ کے ذریعہ سے آئی جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں خود قادیان جا کر بیعت کی تھی۔ انہوں نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1960ء میں وقفِ جدید کے تحت خدمت کی درخواست دی۔ ان کا وقف قبول ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب وقفِ جدید کے انچارج تھے تو یہ ان کے زیر تربیت رہے اور کچھ عرصہ وہاں سے تربیت حاصل کر کے 1960ء میں ان کی معلم کے طور پر تقرری ہوئی۔ تھرپارکر کے علاقے میں بھیجے گئے جہاں انہوں نے بڑا کام کیا۔ پھر پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی رہے۔ اڑتیس سال سے زائد ان کی خدمت کا دور ہے۔ اپنے مفوضہ فرائض بڑے خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اسی وجہ سے 1968ء میں ان پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا تھا۔ سچائی، ملنساری، مہمان نوازی، خوش مزاجی ان کے بنیادی وصف تھے۔ تہجد گزار، نماز باجماعت کے پابند، دعا گو انسان تھے۔ مرتے دم تک نظامِ خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان سے، درجات بلند کرے۔

اگلا ذکر

مکرم محبوب احمد راجیکی صاحب

کا ہے جو سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین کے رہنے والے تھے۔ یہ بھی گذشتہ دنوں میں چھیاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ ایک بیٹا ان کا باہر جرمنی میں ہے اور کچھ لاہور میں مقیم ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت غلام علی صاحب راجیکیؓ کے بیٹے اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے بھتیجے تھے اور حضرت مولوی غوث محمد صاحبؓ کے نواسے تھے۔

ان کے بیٹے مبرور صاحب بیان کرتے ہیں: ان کو سینتیس سال بطور صدر جماعت سعد اللہ پور خدمت کی توفیق ملی۔ بہت دعا گو، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے فدائی، خلافت سے بے حد محبت رکھنے والے، نڈر اور بہادر خادم سلسلہ تھے۔ تین مرتبہ ان کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نماز کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے لمبی تہجد ادا کرنے والے تھے۔ بے شمار موقعوں پر خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبولیت کا فوری شرف بخشا۔ صاحب رؤیا و کشوف بھی تھے۔ اسیری کے دوران بھی ان کو کئی دفعہ خوابیں آتی رہیں کہ فلاں دن رہائی ہو گی یا فلاں وقت یہ واقعہ ہو گا اور اسی طرح ہوتا بھی رہا۔ دن میں اکثر درود شریف اور دعاؤں میں مصروف رہتے بلکہ ایک شخص نے لکھا کہ ایک دن فجر کی نماز کے لیے آپ آئے تو اس نے ان کو ہاتھ لگایا تو بڑا تیز بخار تھا لیکن اس کے باوجود مسجد میں آئے باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے۔ اور ایم ٹی اے سے تعلق اور خلافت سے محبت کا یہ حال تھا کہ اونچا سننے لگے تھے، سمجھ نہیں بھی آتی تھی تب بھی خطبہ کے دوران ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ضرور سننے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد اردگرد کے گاؤں کے غیر احمدی بہت زیادہ آئے بلکہ پہلے بھی آتے رہتے تھے اور بڑا اعتقاد تھا، ان سے دعائیں کرایا کرتے تھے۔ وفات کے بعد تو آئے ہی افسوس کرنے تھے۔ دعائیں کراتے تھے اور کہا کرتے تھے اگر یہ احمدی نہ ہوتے تو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ان کے مرید ہوتے اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے کئی غیر احمدیوں نے بھی واقعات بیان کیے ہیں اور مثالیں دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان شاء اللہ نمازوں کے بعد ان سب کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 23؍ستمبر 2022ء صفحہ 5تا10)

مترجم: ابو سلطان

ڈائری عابد خان سے ایک ورق

اے چھاؤں چھاؤں شخص! تری عمر ہو دراز

23 مئی 2015ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کا قافلہ اٹھارہ روزہ دورہ کے لئے جرمنی روانہ ہوا جہاں حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اختیار فرما کر اس کو اعزاز بخشا۔

Montenegrin وفد سے ملاقات

اگلا گروپ دو مہمانان پر مشتمل تھا جو Montenegro سے سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کے لیے آئے تھے۔ ایک مہمان نے بتایا کہ جلسہ کے دوران انہیں احساس ہوا کہ احمدیوں کے بارے میں انہوں نے دیگر مسلمانوں سے جو سنا تھا وہ سب جھوٹ پر مبنی تھا۔ اس مہمان نے بتایا کہ انہیں قبل ازیں بتایا گیا تھا کہ احمدی (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے لیکن جلسہ سالانہ پر حضور انور کا اختتامی خطاب سن کر انہیں لگا کہ احمدی دوسرے مسلمانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

دوسرے مہمان کا نام Ali Koachi تھا جو بڑی عمر کے pensioner تھے۔ حضور انور سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ میں خجالت میں بھیگا ہوا ہوں اس خیال سے کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کرتے کرتے اس بڑھاپے تک انتظار کرتا رہا۔ احمدیہ مسلم جماعت میں جو اتحاد میں نے دیکھا ہے وہ ایسی چیز ہے جو ساری دنیا میں کہیں اور نہیں دیکھی۔ محض یہ پہلو کہ کس طرح آپ ہزاروں لوگوں کو کھلا رہے ہیں یہ اپنی ذات میں نہایت متاثر کن ہے۔

علی صاحب نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ مونٹینگرو میں احمدیہ لٹریچر کی مزید ضرورت ہے۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ: ’’جی ہاں آپ درست فرماتے ہیں۔ یہ ہمارا مشن ہے کہ اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ اسلام کی تعلیمات کا پرچار کریں۔ انسانیت کے لیے رہنمائی کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ہو چکی تھی اس لیے یہ ہمارا فرض ہے کہ سچائی کو دنیا کے ہر کونے میں پھیلائیں۔

حضور انور کا ایک مہمان کے موبائل کو Silent کرنے میں مدد کرنا

دوران ملاقات ایک مہمان کا فون بجنے لگا۔ اس دوران انہوں نے اسے جیب سے نکالا اور نہایت تیزی سے اسے بند کرنے کی کوشش کرنے لگے مگر ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ حضور انور نے جب یہ ملاحظہ فرمایا تو میز کی دوسری طرف سے ہی موبائل کا سرسری جائزہ لیا اور فرمایا موبائل کی side پر جو بٹن ہے اسے flick کریں اس سے موبائل silent mode پر ہو جائے گا۔ لیکن اس ملاقات کے بعد اس کو دوبارہ flick کرنا نہ بھولیں تا کہ آپ کوئی اہم فون کال اٹھانا بھول نہ جائیں۔

یہ ایک خوش کن لمحہ تھا اور وہ مہمان بھی حیران تھے کہ حضور انور ان کے موبائل کے بارے میں ان سے بہتر آگاہی رکھتے ہیں۔

بلغارین وفد سے ملاقات

ادائیگی نماز اور کھانے کے وقفے کے بعد حضور انور کی متفرق وفود سے ملاقاتوں کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا۔ پہلی ملاقات کثیر التعداد وفد کے ساتھ تھی جو بلغاریہ سے تشریف لائے تھے۔ ایک نو مبائعہ احمدی خاتون نے حضور انور سے درخواست کی کہ بلغاریہ میں احمدی مبلغین بھجوائیں تا کہ اس ملک کے احمدی بچوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت ہو سکے۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ’’جماعت کچھ لوکل بلغارینز کو جامعہ کے مشنریز کے طور پر ٹریننگ دے رہی اور جونہی وہ تیار ہو جائیں گے انہیں بلغاریہ واپس بھجوا دیا جائے گا۔‘‘

بلغاریہ میں جماعتی پابندیوں کی وجہ سے کسی غیر بلغارینٔ کو بطور مبلغ بھجوانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ’’ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ بلغاریہ سے نام نہاد مولویوں کا زور کم ہو اور حقیقی مذہبی آزادی اس ملک میں جڑ پکڑ سکے۔‘‘

لڑکے کا نام تجویز کرنا

اس ملاقات کے اختتام پر مہمانان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کے لیے لائن اپ کیا اور ایک چھوٹے بچے کو حضور انور کے پاس لایا گیا۔ جب اس بچے کی والدہ سات ماہ کی حاملہ تھیں تو وہ حضور انور سے جرمنی میں ملی تھیں۔ اس وقت وہ غیر احمدی تھیں لیکن پھر بھی انہوں نے حضور انور سے درخواست کی کہ آپ بچے کا نام تجویز فرمائیں اور حضور انور نے لڑکے کا نام عطا فرمایا۔

اس خاتون کو ڈاکٹرز نے بتایا تھا کہ ان کے ہاں لڑکی کی پیدائش ہو گی لیکن چند ماہ بعد ہی ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ یہ دیکھ کر کہ حضور انور نے لڑکے کا نام تجویز فرمایا ہے اور ان کے ہاں لڑکا ہی پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے احمدیت قبول کر لی اور بیعت بھی کر لی۔

رشین وفد سے ملاقات

اگلے وفد کا تعلق رشیا سے تھا۔ ایک مہمان جو احمدی تھے انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ ماسکو میں جماعت اپنی مسجد بنائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک منظم مجوزہ رپورٹ تیار کر کے بھجیں اور اس بات کا جائزہ بھی لیں کہ آیا جماعت اس کے لیے تیار ہے اور ایسے پروجیکٹ کی متحمل ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ’’جماعت کے پاس جو بھی پیسے ہیں وہ احمدیوں کی (مالی) قربانیوں کی وجہ سے ہیں۔ اس لیے یہ نہایت اہم ہے کہ جماعت یہ رقم نہایت احتیاط سے خرچ کرے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ خود اور لوکل جماعت جس قدر قربانی ہو سکے کریں پھر ہم دیکھیں گے کہ مرکز کس حد تک معاونت کر سکتا ہے۔‘‘

خلافت کی برکات کا ایک روح پرور منظر

بعد ازاں ایک نو مبائع نے مائیکروفون لیا اور بتایا کہ کس طرح احمدیت نے اس کی زندگی بدل دی ہے اور یہ بھی کہ اس وقت سے وہ اپنی بیوی کو احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

یہ سننے پر کہ موصوف اور ان کی اہلیہ دونوں وکیل ہیں حضور انور نے فرمایا

’’جیسا کہ آپ دونوں وکیل ہیں یہ اہم ہے کہ آپ دلیل اور حکمت سے ان کو قائل کریں۔ بالآخر یہ ان شاء اللہ احمدیت قبول کر لیں گی کیونکہ آپ کے دلائل نہایت مضبوط اور مدلل ہوں گے۔‘‘

حضور انور کا جواب سننے پر ان کی اہلیہ نے مائیکروفون لیا اور حضور انور کو مخاطب ہو کر کہنے لگیں کہ ’’پیارے حضور! میں نے جلسہ پر جو ماحول دیکھا ہے اس سے بے حد متاثر ہوئی ہوں اور آپ سے ملنے کے بعد بھی ہر چیز جو میں نے دیکھی ہے مجھے اچھی لگی ہے۔‘‘

پھر وہ محترمہ رونے لگیں اور مزید کچھ کہنے سے پہلے کچھ توقف کیا پھر کہنے لگیں کہ ’’آج سے میں اپنے آپ کو احمدی مسلمان سمجھتی ہوں اور اپنے دل میں احمدیت قبول کر چکی ہوں۔ اب میں ایک احمدی ہوں۔‘‘

بالعموم ایسے موقع پر میری توجہ حضور انور کی طرف بقیہ صفحہ 14 پر

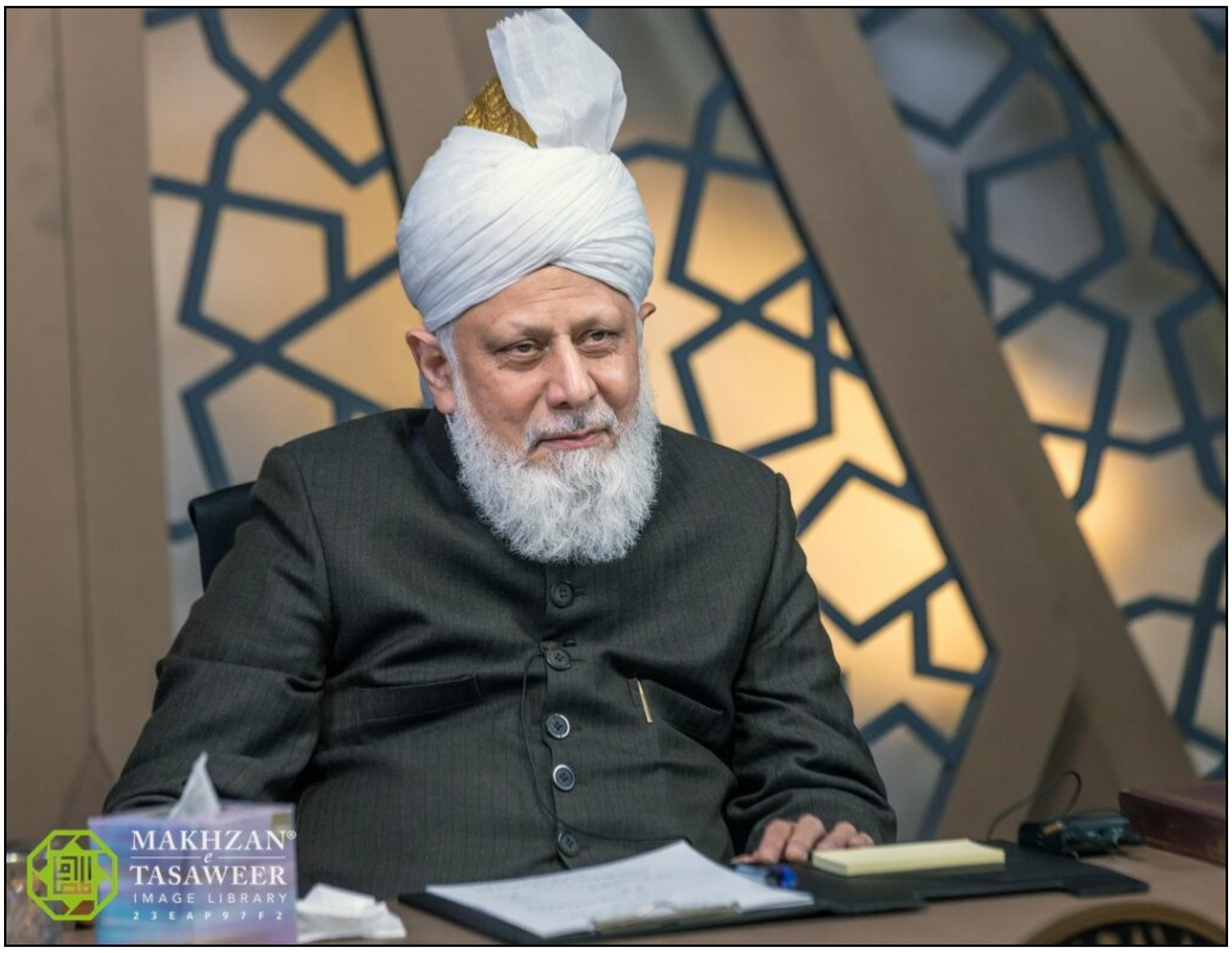

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

رپورٹ جلسہ سالانہ امریکہ 2022ء

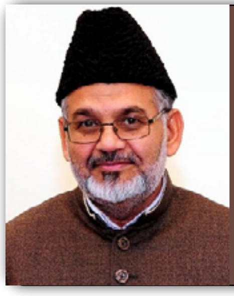

3سال کے تعطل کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو اپنا جلسہ سالانہ 17 تا 19 جون 2022ء پنسلوینیا ہیرس برگ کے فارم شو میں کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جلسہ سالانہ کا پروگرام اور انتظامات درج ذیل افسران کی منظوری کے بعد شروع ہوا۔

1. افسر جلسہ سالانہ مکرم ملک بشیر احمد
2. افسر جلسہ گاہ مکرم نصیر احسان احمد
3. افسر خدمت خلق مکرم ڈاکٹر مدیل عبداللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے۔

ان تمام افسران نے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر ہدایت اور نگرانی جلسہ سے 3، 4 ماہ قبل ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پروگرام کے لئے امیر صاحب کی زیر ہدایت و نگرانی ایک کمیٹی نے جلسہ کی تقاریر کے عناوین اور مقررین کا انتخاب کیا۔ نیز امسال جلسہ سالانہ کا تھیم (مرکزی نقطہ و موضوع) ''خلافت'' تھا۔

محترم افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ کے انعقاد اور اس وقت موجود مشکلات اور ان کے حل کے لئے اقدامات کے بارے میں بتایا کہ اگرچہ پانچ ہزار افراد نے جلسہ میں شمولیت کے لئے رجسٹر کرایا ہے۔ لیکن مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر ہم 8 ہزار افراد کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جہاں تک چیلنجز کا سامنا ہے۔ وہ درست ہے کیونکہ جلسہ کے انتظامات کے لئے ہم جن جن کمپنیوں کو ہائر کرتے تھے۔ ان کی مدد لیتے تھے۔ کووڈ کی وجہ سے وہ کمپنیاں یا تو جاب ہی چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ یا جو کمپنیاں ہیں ان کے ورکرز چلے گئے ہیں۔ اور جو نئے ورکرز ہیں انہیں ہمارے جلسہ کے انتظامات کس طرح ہوتے ہیں کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے ہم ان کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں اور ان کے ورکرز کو سمجھا رہے ہیں کہ کس طرح کام کرنا ہے۔

مکرم افسر جلسہ سالانہ اور مکرم ناظم لنگر خانہ چوہدری طاہر احمد (معروف ماموں طاہر) نے بتایا کہ امسال ہم نے لنگر خانے میں آلو چھیلنے اور کاٹنے والی مشین خریدی ہے۔ اسی طرح آلو دھونے کی مشین بھی لائی گئی ہے۔

صفائی کے شعبہ سے متعلق محترم افسر نے بتایا کہ اس دفعہ صفائی کے شعبہ کو مزید مستعد کیا گیا ہے خصوصاً باتھ روم کی صفائی پر توجہ زیادہ دی جائے گی۔ کارکنان اور معاونین کی تعداد کے بارے میں افسر نے بتایا کہ بدھ کے روز ورکرز اور معاونین کی تعداد ایک ہزار تھی۔ جلسہ کے دوران یہ تعداد 1500 ہوگئی ہے۔

مکرم افسر صاحب نے بتایا کہ اس دفعہ کووڈ کی وجہ سے ہمیں کچھ زائد انتظامات کرنے پڑے ہیں۔ مثلاً رجسٹریشن کے وقت اور جلسہ گاہ میں داخلہ کے وقت ہر کسی کے ویکسین کارڈ کو چیک کیا گیا اور پھر ایسے احباب جنہوں نے ویکسین نہیں کرائی تھی۔ جلسہ گاہ میں داخلہ سے قبل ان کا کووڈ ٹیسٹ بھی لیا جاتا رہا ہے۔ پھر انہیں جلسہ گاہ کے اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ پھر جلسہ سالانہ کے دوران ہر ایک کے لئے ماسک (Mask) پہننا لازمی تھا۔ اور جگہ جگہ جلسہ گاہ کی انتظامیہ نے Hand Sanitizer بھی رکھے ہوئے تھے۔

مکرم افسر جلسہ گاہ نصیر احسان احمد نے امسال جلسہ سالانہ کے لئے اپنے 7 نائب افسران مقرر کئے تھے۔

1. مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ۔ سمعی و بصری
2. مکرم کلیم احمد۔ جلسہ گاہ درجہ حرارت کنٹرول
3. مکرم نیاز بٹ۔ جلسہ پلاننگ اور نقشہ
4. مکرم فخر احمد۔ جلسہ گاہ صفائی اور ڈسپلن
5. مکرم ابراہیم چوہدری۔
6. خاکسار سید شمشاد احمد ناصر۔ پروگرام، سٹیج، بیک سٹیج اور اعلانات
7. سعد احمد میاں۔ دفتر اور ٹیموں کے درمیان رابطہ۔

مکرم افسر جلسہ سالانہ نصیر احسان احمد اپنے تمام نائب افسران کے ساتھ ہفتہ وار میٹنگ بذریعہ زوم (ZOOM) کرتے اور ہر شعبہ کی رپورٹ لیتے اور کام کا جائزہ لیا جاتا۔

پہلی ٹیم پروگرام سے متعلق تھی۔ جس کے انچارج سید شمشاد احمد ناصر نائب افسر جلسہ گاہ تھے۔ جن کا کام پروگرام کو بنانا، شائع کرنا، سپیکرز سے رابطہ اور ان کی راہنمائی تھا۔ اسی طرح اس ٹیم کے ذمہ تہجد کا باقاعدہ انتظام، نہ صرف جلسہ گاہ بلکہ تمام ہوٹلوں میں بھی نماز تہجد، نماز فجر باجماعت اور درس کا تھا۔

ایک نائب افسر مکرم فخر احمد جلسہ گاہ کے ذمہ بجلی کے انتظامات، جلسہ گاہ میں ڈسپلن اور کووڈ ہدایات پر عملدرآمد کرنا شامل تھے۔ نائب افسر سعد احمد میاں کے ذمہ دفتری امور، بجٹ اور خرچ کا حساب۔ معاونین کا مہیا کرنا اور وینڈرز کے ساتھ جو معاہدے ہوتے تھے اس کو چیک کرنا تھا۔

مکرم کلیم احمد نائب افسر جلسہ گاہ کے ماتحت جلسہ گاہ میں درجہ حرارت کا کنٹرول، شاملین کے لئے ہاتھ صاف کرنے کے لئے Sanitizer مہیا کرنا، صفائی کروانا وغیرہ شامل تھا۔

مکرم نیاز احمد بٹ نائب افسر جلسہ گاہ کی ٹیم نے جلسہ گاہ کے اندر جلسہ گاہ ایریا، سٹیج، بیک سٹیج، دفاتر، نمائش اور دیگر شعبہ جات کے لئے جگہ مہیا کرنا تھا۔ اور ان کی خواہش کے مطابق ٹینٹ، قناعتیں اور کمرے بنانے تھے۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں کرسیاں اور قالین مہیا کرنا بھی اسی شعبہ کے ماتحت ہے۔

امسال ایک نیا سٹال بھی لگایا گیا جسے MKA HUB کا نام دیا گیا۔ یہ جگہ خصوصیت کے ساتھ خدام کے لئے تھی۔ جہاں ہر وقت 2 مربیان موجود رہیں گے اور خدام کے سوالوں کے جواب بھی دیں گے۔

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے بتایا (نائب افسر سمعی و بصری/آڈیو ویڈیو) کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے دو نئے کام کئے مثلاً ایک تو لندن جلسہ کے طرز پر ڈیجیٹل بیک ڈراپ (Digital Backdrop) دوسرے ایک ایسا ٹرک کا بھی انتظام کیا جو براڈ کاسٹنگ کی ساری سہولتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے بتایا کہ امسال ان کے شعبہ میں قریباً 125 معاونین اور ورکرز رضاکارانہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ خدمت خلق کے انچارج مکرم ڈاکٹر مدیل عبداللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال قریباً 350 ورکرز اور معاونین اس وقت خدمت خلق کے تحت ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ جلسہ گاہ کی سیکورٹی، ٹریفک اور پارکنگ کے انتظامات بھی خدمت خلق کے سپرد ہیں۔ سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے 200 کے قریب کیمرے بھی نصب کئے گئے ہیں۔ امسال ہم پارکنگ لاٹ سے مہمانوں کو جلسہ گاہ اور کھانے والے ہال میں لے کر آنے جانے کی سہولت بھی مہیا کر رہے ہیں۔

مکرم افسر خدمت خلق نے بتایا کہ 12 خدام ہر وقت لوائے احمدیت کی حفاظت کے لئے بھی ڈیوٹی پر مستعد رہیں گے۔ ان شاء اللہ

انہوں نے کہا کہ خدام کے دفتر میں ریڈیو ڈسپیچ کی سہولت بھی ہے جو کسی بھی ہنگامی صورت سے نپٹنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ اور اسی طرح خدمت خلق لجنہ جلسہ گاہ کے ساتھ بھی رابطے میں رہیں گے۔

حفاظتی انتظامات میں امسال 10 واک تھرو سکینرز اور 2 ایکسرے Baggage بھی ہیں۔

مکرم ابراہیم چوہدری، نائب افسر جلسہ گاہ اور ان کی ٹیم کے تحت جہاں جہاں مختلف کاموں کے لئے جگہیں مقرر کی گئی ہیں، ان کا پورا احساب، جگہوں کی پیائش، نماز کی جگہ، لائنیں لگانا اور کرسیاں وغیرہ کا انتظام اور ٹھیک جگہ پر رکھنا تھا۔ اسی طرح مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ اور بچوں کے لئے جو ایک جگہ مہیا کی گئی تھی۔ یہ سب ان کی ٹیم کے ذمہ تھا۔

مکرم سعد میاں جو نائب افسر جلسہ گاہ تھے اور ان کی ٹیم کے ذمہ ہر جگہ تعاون یعنی جلسہ گاہ کی مختلف ٹیموں اور جلسہ گاہ کی ٹیموں کے درمیان رابطہ اور اشیاء کا مہیا کرنا تھا۔

ہیومینٹی فرسٹ کے چیئرمین مکرم منعم نعیم نے بتایا کہ امسال دنیا میں مختلف جگہوں پر جہاں جہاں ہیومینٹی فرسٹ نے کام کیا ہے۔ اس کی بڑے بڑے خوبصورت پوسٹر اور تصاویر بنا کر لوگوں کے لئے لگائی گئیں۔ پھر ٹیم کے فرائض اور ڈیوٹیوں کو بھی ایک بہت بڑے بینر پر لکھوا کر لگایا گیا۔ گزشتہ سال ہیومینٹی فرسٹ کی 25 ویں سالگرہ منائی گئی ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 11 ملین لوگوں کی مدد کی گئی۔

نمائش کے انچارج مکرم کرنل فضل احمد تھے۔ نمائش کا مرکزی خیال بھی ''خلافت'' تھا۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور ہدایات

مکرم مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے بروز جمعرات 16 جون 2022ء جلسہ گاہ میں تشریف لا کر تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور افسران اور ناظمین سے ان کے شعبہ کے بارے میں مختلف سوالات کئے اور موقع پر ہدایات دیں۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم نیر مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد امیر صاحب نے جملہ کارکنان سے خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ مبارک موقع دیا ہے کہ ایک لمبے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے کام، جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی دینا ہماری گھٹی میں پڑ چکی ہے۔ اہم کام اس موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت ہے۔ یہ سب کچھ رضاکارانہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ عاجزی و انکساری اپناتے ہوئے خدمت کریں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد پھر سب حاضرین کے ساتھ مل

کر ڈنر کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن اور پہلا سیشن

جلسہ سالانہ بروز جمعۃالمبارک 17 جون کو شروع ہوا۔ 12 بجے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا گیا۔ اور نماز جمعہ وعصر ادا کی گئیں۔ نماز جمعہ مکرم مولانا اظہر حنیف مشنری انچارج نے پڑھایا۔

ٹھیک 4 بجے مکرم امیر صاحب مع افسران جلسہ اور دیگر خدام کے جلسہ گاہ کی عمارت سے باہر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم مشنری انچارج نے امریکہ کا جھنڈا اور عمر شہید صاحب نے پنسلوینیا سٹیٹ کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم حافظ مبارک احمد نے اردو ترجمہ مکرم خیر البریہ نے، نظم مکرم عدنان نصیر نے اور ترجمہ کلیم ولی نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترم امیر نے افتتاحی خطاب میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

پیارے ممبران احمدیہ مسلم جماعت یو ایس اے!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے کووڈ (Covid) کی عالمگیر وبا کے بعد آپ کو ایک بار پھر باقاعدہ طور پر جلسہ سالانہ 2022ء منعقد کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے اور آپ تمام احباب جلسہ کے اصل مقاصد کے قدر دان ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ درحقیقت اس اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ آپ مذہبی علوم اور روحانی تربیت سے فیض یاب ہوں اور جلسہ کے اختتام کے بعد جب آپ واپس جائیں تو آپ یہاں سے حاصل کردہ ہدایات کو دوسروں تک بھی پہنچائیں اور پوری کوشش کریں کہ اپنی بیعت کی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کریں۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقین کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت و نتائج خیر کا موجب ہے۔ اور وہ بابرکت کلمہ واحد پر متفق ہونے کے، اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں۔‘‘

بیعت کرنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ آپ اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کو پیش نظر رکھے کہ میری ذات اب میری نہیں رہی اور مجھے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی ہر حالت میں پابندی کرنا ہو گی اور انتہائی ایمان داری کے ساتھ اس پر کاربند رہنا ہو گا۔ اور اپنے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے ماتحت لانا ہو گا۔ یہ امر بیعت کی دس شرائط کا خلاصہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کنندگان کی ذمہ داریوں کی مزید وضاحت ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

’’اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 196-198)

یہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر بہت سے ارشادات بالکل واضح کر دیتے ہیں کہ بیعت کیا ہوتی ہے۔ اس لئے بیعت کرنے کے بعد آپ کو چاہئے کہ آپ ہمیشہ خود کو اپنے فرائض کی یاددہانی کرواتے رہا کریں اور اپنی شرائطِ بیعت کی پابندی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنے تعلق کو جانچتے رہا کریں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر خلافت احمدیہ کا خصوصی فیض اور انعام عطا فرمایا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو توفیق دے کہ آپ خلافت کے خداداد نظام کے ساتھ انتہائی مضبوطی سے وابستہ رہیں۔

میری انتہائی مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذاتی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام احمدیت کے پیغام کو دُور دراز علاقوں تک پھیلانے کے مواقع عطا فرمائے۔ اور وہ احباب جو اس روحانی پیغام پر پوری توجہ مرکوز رکھیں، اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہیں اور احمدیت کی جائے پناہ میں آ جائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت نصیب ہو، اور اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کے تمام دکھوں سے نجات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی برکات رحمتوں اور انعامات سے نوازے۔

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

اس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم محمود کوثر مربی سلسلہ نے ’’اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ‘‘ کے موضوع پر اور دوسری تقریر مکرم صاحبزادہ عثمان لطیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ’’مصائب و مشکلات میں کامل ایمان کا نمونہ‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم امجد محمود خان کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’خلافت کی عدم موجودگی میں امت کا حال! وحدت و امن کا فقدان‘‘

اس کے بعد سب احباب نے کھانا کھایا اور پھر نماز مغرب و عشاء مکرم ظفر احمد سرور مربی سلسلہ نے پڑھائی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن اور پہلا سیشن

بروز ہفتہ 18جون جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا اور اس کا پہلا سیشن زیر صدارت مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان نائب امیر امریکہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نعیم اللہ اور ترجمہ مکرم ابراہیم عمانوایل نے پیش کیا۔ مکرم بلال خالد نے نظم پڑھی جس کا ترجمہ عمران احمد نے پیش کیا۔

مکرم ڈاکٹر مدیل عبداللہ نے اس سیشن میں پہلی تقریر کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’علم اور اطمینان قلب کے حصول کا طریق‘‘۔ اس کے بعد مکرم سید عادل احمد مربی سلسلہ ڈلس ٹیکساس نے پُر اثر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’آزادانہ معاشرے میں اطاعت کی اہمیت‘‘ تیسری تقریر مکرم رضوان خان مربی سلسلہ ہیوسٹن کی تھی۔ عنوان تھا ’’منافقت و بے وفائی کے شجر بد سے اپنے آپ کو بچاؤ‘‘ اس تقریر پر یہ سیشن اختتام کو پہنچا۔

بروز ہفتہ، دوسرا سیشن

یہ سیشن شام ساڑھے 4 بجے مکرم فلاح الدین شمس نائب امیر امریکہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت مکرم عبدالرؤف اور ترجمہ مکرم بشیر اسد نے پیش کیا۔ نظم خوش الحانی کے ساتھ مکرم عقیل اکبر نے پڑھی اور ترجمہ مکرم عبداللطیف بلانٹا نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امجد محمود خاں نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے مہمانان کرام کا تعارف کرایا۔ جنہوں نے تقاریر کیں۔ اور جماعت کی خدمات کو اور نظم و ضبط اور روحانی لیڈر شپ (خلافت) کو سراہا۔ مندرجہ ذیل مہمانان نے اس موقع پر تقاریر کیں۔

1. Honorable Wanda Williams, Mayor of Harrisburg
2. Stephanie Sun, Executive Chairman of the Pennsylvania Governor's Commission on Asian-Pacific Affairs.
3. Razi Hashmi, South Asia Policy Advisor for the Office of International Religious Freedom at the U.S. State Department in Washington D.C.
4. Nadine Maenza, Outgoing Chair, United States Commission on International Religious Freedom.
5. Honorable Sam Brownback, former United States Ambassador-at-Large for International Religious Freedom (2018-2021)
6. Mr. Saikou Ceesay, Information and Cultural Affairs Officer, Embassy of the Republic of the Gambia in Washington D.C.
7. His Excellency Ambassador Sidique Abou-Bakarr Wai, Ambassador of Sierra Leone to the U.S

اسی سیشن میں اس سال انسانی بنیادی حقوق پر کام کرنے والے سابق سینیٹر جو کہ کینساس سے تعلق رکھتے ہیں Mr Sam Brownback کو جماعت کی طرف سے ایوارڈ دیا گیا۔ جو کہ مذہبی آزادی کے لئے عالمی سطح پر کام کرنے کی سفارت کاری بھی کرتے ہیں۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم عبداللہ ڈبّا مربی سلسلہ فلاڈلفیا نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) امن عالم کے راہنما‘‘

شام کو مبلغین کرام کے ساتھ مہمانان کرام اور نو احمدیوں کے ساتھ ایک سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں جو مکرم سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ نے پڑھائیں۔

جلسہ کا تیسرا اور آخری دن

اتوار مورخہ 19 جون جلسہ کا آخری دن تھا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم سلمان طارق مربی سلسلہ اور ترجمہ مکرم

فارس حئی نے پیش کیا۔ مکرم بلال راجا نے نظم اور ترجمہ مکرم عمر شہید آف پٹس برگ نے پیش کیا۔ اس سیشن میں تقاریر سے قبل محترم امیر صاحب نے اعلیٰ تعلیمی ایوارڈز بھی تقسیم کئے یہ ایوارڈز شعبہ ایجوکیشن کی طرف سے دیئے گئے۔ امسال مکرم محمود قمر اسلم کو گولڈ میڈل دیا گیا جنہوں نے یونیورسٹی آف کیلی فورنیا سے میکینیکل انجینئرنگ میں ماسٹر کی ڈگری لی تھی۔ اس کے علاوہ طاہر اکیڈمی میں اچھی کارکردگی دکھانے والوں کو بھی سند امتیاز سے نوازا گیا۔ اس وقت سارے ملک میں 54 جماعتوں میں طاہر اکیڈمی کلاسز جاری ہیں جن میں لوکل اساتذہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی اپنی سہولت کے مطابق ہر اتوار کو کلاسز لگاتے ہیں اور بچوں کو مذہبی تعلیم، اخلاقی تعلیم اور روحانی تعلیم دیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات سب کو مبارک کرے۔ (آمین)

اس کے علاوہ محترم امیر صاحب نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے بھی اوّل آنے والی مجالس کو بھی ان کی تنظیموں کی طرف سے علم انعامی عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

مجلس انصار اللہ نے امسال مجلس ڈیٹرائٹ کو علم انعامی دیا۔ (یہاں کے زعیم انصار اللہ مکرم قریشی محمود احمد ہیں)۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ میں علم انعامی مجلس فورٹ ورتھ (Fort Worth) ٹیکساس کو دیا گیا۔ اور اطفال الاحمدیہ کا علم انعامی لاس اینجلس کو دیا گیا۔

اس کے بعد سیشن کی پہلی تقریر ہوئی جو مکرم ظفر اللہ ہنجرا صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”قدرت ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں“ یہ تقریر اردو میں تھی۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب کی ”تاریخ احمدیت، خدا اور اس کے رسولوں کی فتح یابی“ کے عنوان پر تھی۔ اور سب سے آخر میں مشنری انچارج آف امریکہ اظہر حنیف صاحب نے ”خلافت احمدیہ، ہمارا مستقبل اور ہماری زندگی“ کے عنوان پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت امریکہ نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے آیات کریمہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا تلاوت فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جلسہ سالانہ 3 سالوں کے وقفہ کے بعد ہوا ہے۔ کووڈ کی وجہ سے ساری دنیا متاثر ہوئی ہے اور ہمارا ملک بھی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ تا اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کی توجہ ہو۔ اور لوگ خدا تعالیٰ کو نہ بھول جائیں۔

ادھر تیسری جنگ عظیم کے بادل لہرا رہے ہیں اس لئے ہمیں اپنے اخلاق وعادات میں تبدیلی کرنی اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ ہمیں پہلے سے بڑھ کر پانچ وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر قربت کے تعلق بڑھانے چاہئیں۔ ہمیں اور ہمارے بچوں کو جماعت اور خلافت کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر زندہ اور پختہ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔

آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو پڑھنا چاہئے۔ سمارٹ فون ہیں، ان میں سب کچھ موجود ہے۔ اپنے علم کو بڑھانا چاہئے اور جب بھی کوئی سوال اٹھے۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں موجود ہے۔

یہ پیغام تھا حضرت مسیح موعودؑ کا جو آپ نے الوصیت میں دیا کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ آپ نے اردو جاننے والوں کو بھی اردو میں نصیحت فرمائی کہ آپ اس ملک میں صرف اس لئے آئے ہیں کہ پاکستان میں آپ کو احمدیت کی وجہ سے مسائل و مصائب کا سامنا تھا۔ اب آپ یہاں آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزادی عطا کی ہے۔ اس لئے آپ کو اس ملک میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد رکھنا چاہئے۔ پانچوں نمازیں بروقت ادا کرنی چاہئیں۔ نمازوں کے ساتھ ساتھ مالی قربانی میں بھی اور چندوں میں بھی باقاعدگی اختیار کریں۔ اور پھر اپنی اولادوں کی تربیت کا بھی خیال رکھیں تاکہ وہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مزید مضبوط کریں۔ ڈالروں کے کمانے کی وجہ سے اپنی اولادوں کو ضائع نہ کریں۔

اس کے بعد آپ نے دعاؤں کی تحریک کی۔ آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں بتایا کہ امسال ٹوٹل حاضری 5817 رہی جس میں 2837 خواتین اور بچیاں۔ 2980 مرد حضرات۔ نیز 16 ممالک سے 147 مہمان شامل ہوئے۔ MTA آن لائن سٹریمنگ کے ذریعہ بیس ہزار 20000 احباب نے جلسہ دیکھا اور سنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

مکرمہ امۃ الحئی احمد ہ نائب ناظمہ اعلیٰ نے اپنی رپورٹ میں جلسہ سالانہ مستورات کے بارے میں بتایا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت ساری ٹیمیں مختلف شعبوں میں کام کرتی ہیں۔ اس ضمن میں نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ محترمہ دیا طاہرہ بکر آف زائن نے محترمہ امۃ الحئی کو نائب ناظمہ اعلیٰ مقرر کیا۔ جلسہ کے وسیع تر کام کو باحسن طریقے سے کرنے کے لئے مختلف شعبہ جات کے لئے ناظمات کا تقرر کیا گیا، جنہوں نے اپنی ٹیمیں بنا کر اپنے مقرر کردہ شعبوں میں کام سرانجام دیا۔

کووڈ 19 (COVID - 19)

جلسہ ٹیم نے جلسہ بلیٹن تیار کر کے تمام لجنات کو بھجوایا جس میں دوسری ہدایات کے ساتھ ساتھ کووڈ 19 کے بارے میں بھی ہدایات درج تھیں۔ تمام آنے والوں کو ہدایت تھی کہ ان کی ویکسینیشن ہوئی ہو۔ اگر نہ ہوئی ہو تو کووڈ ٹیسٹ کروانا ضروری تھا جس کا جلسہ گاہ کے باہر انتظام تھا۔ اس کے علاوہ ماسک ہر وقت پہننے کی اور آپس میں فاصلہ رکھنے کی بھی ہدایت تھی۔ مزید برآں ہر اجلاس کے بعد جلسہ گاہ کی صفائی کا بھی انتظام تھا۔

لجنہ جلسہ گاہ

خواتین کی طرف ہال کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ ان خواتین کے لئے مخصوص تھا جن کے بچے چھ سال سے چھوٹے تھے۔ ان کی سہولت کیلئے سٹرولر پارکنگ کا ایریا بنایا گیا تھا اور بچوں کیلئے دودھ وغیرہ فراہم کیا گیا اور اس کو گرم کرنے کا انتظام بھی تھا۔ اس کے علاوہ 4 تا 8 سال کے بچوں کیلئے مخصوص اوقات میں ایکٹیویٹی سنٹر بھی بنایا گیا۔ اس حصہ میں بزرگ خواتین کیلئے بھی ایک ایریا مخصوص تھا جہاں ان کے بیٹھنے کے لئے آرام دہ سامان میسر تھے۔ اس کے علاوہ خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ تھی جہاں ان کے لئے مختلف سہولیات موجود تھیں۔ دوسرا حصہ باقی خواتین کے لئے مخصوص تھا۔ پروگرام سپینش اور اردو میں بھی سننے کا اہتمام موجود تھا۔ کارکنات کے لئے بھی ایک مخصوص ایریا تھا جہاں پر وہ اپنی لمبی شفٹ کے دوران چھوٹا سا وقفہ لے کر تازہ دم ہو سکتی تھیں۔

وہ لجنات جو پہلے جلسہ کے لئے رجسٹریشن نہیں کروا سکی تھیں، ان کے لئے رجسٹریشن کے بوتھ دونوں جلسہ گاہوں کے اندر تھے۔ اس کے علاوہ لجنہ کا اپنا سیکیورٹی کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کے داخلہ پر میٹل ڈیٹیکٹر لگے ہوئے تھے اور ہر بیگ کو کھول کر چیک کیا جاتا تھا۔

ضیافت

ضیافت کے لئے مخصوص جگہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ (YELLOW) پیلا ایریا تمام مہمانوں کے لئے تھا۔ بزرگ خواتین اور بچوں کے ساتھ والی خواتین کے لئے (PINK) پنک ایریا تھا۔ (GREEN) گرین ایریا بزرگ، ویل چیئرز، خاص ضرورت رکھنے والے اور غیر ملکی مہمانوں کے لئے تھا۔ اسی طرح کارکنات کے لئے علیحدہ ایریا تھا۔

بوتھ

غیر از جماعت مہمانوں کی سہولت کے لئے مہمان نوازی کا بوتھ بنایا گیا تھا۔ اسی طرح یو ایس اے اور غیر ممالک سے آئے ہوئے احمدی مہمانوں کے لئے ویلکم ڈیسک تھا جہاں واقفاتِ نو ڈیوٹی دے رہی تھیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات نے اپنے اپنے بوتھ بھی بنائے تھے۔ ان میں لجنہ بک سٹال، سالانہ نمائش، ہومیو پیتھی، وقفِ نو، ٹرانسپورٹیشن، امور خارجیہ، وصیت، ریویو آف ریلیجنز اور تجنید شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رشتہ ناطہ کا بوتھ تھا اور ابتدائی طبی امداد کا بوتھ بھی بنایا گیا تھا۔ حاضری نگرانی کا بوتھ بھی موجود تھا جو مختلف ناظمات اور کارکنات کی مدد میں ہمہ وقت مشغول تھا۔

معائنہ جلسہ گاہ

جلسہ سے ایک دن پہلے بروز جمعرات 16 جون 2022ء، امیر یو ایس اے، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

لجنہ پروگرام

ہفتہ کے روز لجنہ اپنا پروگرام منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز نیشنل صدر لجنہ یو ایس اے محترمہ دیا طاہرہ بکر ہ کے زیرِ صدارت پروگرام ہوا۔ صبح کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے ہوا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور اس کا انگلش میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پھر ثوبیہ لئیقہ نے سورۃ الفاتحہ کے معانی پر تقریر کی۔ اس کے بعد صالحہ ملکہ نے ”خواتین گھروں میں امن کو فروغ دینے والی“ کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر ایک نظم مع انگلش ترجمہ پیش کی گئی۔ ”کفر اور منافقت کے بُرے درخت سے بچنا“ قرأت عبید اللہ کی تقریر کا عنوان تھا۔ لئیقہ مرزا نے ”میں نے اسلام کیوں قبول کیا“ اس کی ایک کہانی بیان کی۔ پھر ایک نظم پڑھی گئی اور اس کا انگلش ترجمہ بھی بیان کیا گیا۔ بعد نماز ظہر وعصر، جلسہ کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کی گئی اور پھر اس کا ترجمہ اردو اور انگلش میں پیش کیا گیا۔ رشیدہ کمال نے اپنی تقریر کے لئے ”بچوں میں خلافتِ احمدیت کی محبت پیدا کرنا“ کے موضوع کا انتخاب کیا۔ پھر تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اعزازات و انعامات دیے گئے۔ اس کے علاوہ ترجمۃ القرآن کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی لجنہ کو بھی سراہا گیا۔ اس کے بعد نو مبایعات کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ آخر میں صدر لجنہ یو ایس اے محترمہ دیا طاہرہ بکر ہ نے ”خلافت کی اہمیت و برکات“ پر تقریر کی۔ پھر ایک اجتماعی نظم پڑھی گئی۔ اس طرح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بروز اتوار امیر صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ باحسن طریقے سے منعقد ہو کر اپنے اختتام کو پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: ڈائری عابد خان سے ایک ورق ...... از صفحہ 10

ہوتی ہے لیکن اس موقع پر میری نگاہیں اس خاتون کے شوہر پر پڑیں تو میں نے انہیں دیکھا کہ ان کا چہرہ خوشی سے تلملا اٹھا اور وہ فرط جذبات سے خوشی اور حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے۔

یہ ایک یادگار لمحہ تھا جہاں ایک شوہر نے حضور انور سے دعا کی درخواست کی کہ ان کی اہلیہ احمدیت قبول کرے اور چند منٹوں میں ہی نہایت جذباتی انداز میں انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

یقیناً حضور انور بھی اس خاتون کے قبول احمدیت کی وجہ سے خوش تھے اس لیے آپ نے تبسم فرمایا اور اس کے خاوند سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ''اس اچھی خبر کی وجہ سے میرا خیال ہے کہ اگلے کیس سے ملنے والی رقم میں سے دسواں حصہ آپ کو اپنی اہلیہ کو بطور تحفہ دینا چاہیے۔''

ایک مہمان کی تجویز کو نگاہ قدر سے دیکھنا

شام کو دوران ملاقات ایک البانیئن اکانومسٹ خاتون نے مائیکروفون لیا اور بتایا کہ جلسہ کے موقع پر جو خلوص اور مہمان نوازی انہوں نے دیکھی ہے وہ اس سے بے حد متاثر ہوئی ہیں۔ تاہم ایک economist کی حیثیت سے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کھانے کے کمروں میں دیکھا ہے کہ بسا اوقات کھانا ضائع ہو جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے نہایت شکر گزاری سے ان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس معاملہ کو پیش کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ''ہر سال ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنی کمزوریوں کو دور کریں اور یوں میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس معاملہ کو پیش کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی ممکن ہو ہم کھانے کو دوبارہ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ وہ ضائع نہ ہو۔ لیکن یقینی طور پر ہمیشہ بہتری کی گنجائش رہتی ہے۔ میں انتظامیہ کو اس بارے میں بتاؤں گا جو معاملہ آپ نے پیش کیا ہے تا کہ آئندہ کم سے کم کھانا ضائع ہو۔''

جہاں بالعموم دوسرے لوگ تنقید یا تجاویز کو پسند نہیں کرتے حضور انور نے اس (خاتون) مہمان کی طرف سے پیش کیے جانے والے پوائنٹ کو نہایت سنجیدگی سے سنا اور اگلے خطبہ جمعہ میں اس بات کو معین طور پر پیش بھی فرمایا اور فرمایا کہ جلسہ کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ آئندہ خیال رکھیں اور اس حوالہ سے خاص توجہ دیں۔

ایک نہایت بابرکت دن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ یہ دن نہایت مبارک ثابت ہوا۔ صبح سے شام تک میں نے سینکڑوں لوگوں کو حضور انور سے ملاقات کرتے دیکھا جنہوں نے اپنے اوپر نازل ہونے والے بالخصوص جلسہ کے سفر کے دوران ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا۔ ان ملاقاتوں کا ملاحظہ کرنا نہایت متاثر کن تھا۔

ایک ناقابل فراموش تبصرہ

اسی شام حضور انور نے خاکسار سے استفسار فرمایا کہ میرا دن کیسا رہا۔ جواب میں خاکسار نے عرض کیا کہ میں نے حضور انور کے جوابات جو آپ نے مہمانان کو عطا فرمائے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ نیز عرض کیا کہ میرے دل و دماغ پر اس بات کا اثر ہمیشہ رہے گا کہ کس طرح حضور انور کے ساتھ چند منٹ گزارنے کے بعد کئی لوگوں کی زندگیاں یکسر بدل گئیں۔

پھر میں نے عرض کیا کہ میں امید کرتا ہوں کہ حضور انور بھی اس دن سے خوب محظوظ ہوئے ہوں گے۔ عام طور پر حضور انور خاکسار سے اردو میں بات کرتے ہیں مگر اس موقع پر حضور انور نے انگریزی میں گفتگو فرمائی اور ایسے الفاظ بیان فرمائے جو میں کبھی بھلا نہیں سکوں گا چنانچہ فرمایا۔

''It was the best of my days in Germany''

یعنی یہ میرے جرمنی (میں قیام) کے دنوں میں سے سب سے بہترین دن تھا۔ حضور انور سے ایسے الفاظ سننا یقیناً میرے لیے نہایت خوش کن اور باعث تسکین تھا۔

(حضور انور کا دورہ جرمنی مئی-جون 2015 حصہ سوم اردو ترجمہ از ڈائری مکرم عابد خان)

ایک سبق آموز بات

کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

زمین کی کشش ثقل نے چاند کو اپنے ساتھ باندھ رکھا ہے۔ سورج نے زمین سمیت تمام سیارے اپنے مدار میں باندھ رکھے ہیں۔ کوئی بھی اس سے فرار نہیں ہوسکتا۔ سورج بھی آزاد نہیں۔ وہ آٹھ لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کہکشاں کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ زمین کئی قسم کی گردش کر رہی ہے۔ اسے لٹو کی طرح اپنے محور کے گرد گھومنا ہے، اس کے ساتھ اسے سورج کے گرد گھومنا ہے۔ سورج کے ساتھ ساتھ اسے کہکشاں کے مرکز کے گرد بھی گھومنا ہے۔ اس کے علاوہ کہکشاں بھی چونکہ تیزی سے بھاگتی چلی جارہی ہے لہذا اسے اس کے ساتھ بھی دوڑنا ہے۔ اتنی قسم کی گردشوں کے باوجود ہم آرام سے زمین پر بیٹھ کر اپنے کام کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس گھومتی ہوئی دنیا میں اپنا سر گھومتا ہوا محسوس نہیں ہوتا حالانکہ بلڈ پریشر یا شوگر ذرا سی اوپر ہو جائے تو سر گھومنے لگتا ہے۔

جس طرح سورج نے زمین کو پکڑ رکھا ہے۔ اسی طرح کہکشاں کے مرکز نے سورج کو پکڑ رکھا ہے۔ ایسا اگر نہ ہوتا تو سب ادھر اُدھر ہوجاتے۔ گاڑی سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار پہ آپ کو بہت تیز محسوس ہوتی ہے۔ دوسری طرف آپ سورج کے ساتھ ساتھ آٹھ لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک حرکت کر رہے ہیں اور آپ کو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ پیالی سے چائے نہیں چھلکنے پاتی۔ آپ اگر دنیا کو کبھی غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ تخلیق کرنے والا بہت زیادہ طاقتور ہے، جس کے پاس طاقت، وقت اور وسائل لامحدود تھے۔ انسان کو اگر آزمانا ہی مقصود تھا تو ایک سورج اور ایک سیارہ کافی تھا۔ کھانے کے قابل ایک پودا اور ایک جانور کافی تھا۔ دُنیا کو دیکھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ کسی نے اپنی قوت (might) اور وسعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ 28 اگست 2022)

مرسلہ: طیبہ طاہرہ

فقہی کارنر

سخت تنگی کے وقت نمازیں جمع کرنا

ایک صاحب نے (حضرت مسیح موعودؑ سے) ذکر کیا کہ ان کا ایک افسر سخت مزاج تھا، روانگی نماز میں اکثر چیں بچیں ہوا کرتا تھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ:

خدا تعالیٰ نے ضرورتوں کے وقت جمع صلوٰتین رکھا ہے ظہر اور عصر کی نمازیں ایسی حالت میں جمع کر کے پڑھ لیں۔

(البدر 9 جنوری 1903 صفحہ 82)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

26/ستمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:54	18:13
مدینہ منورہ	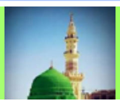	04:54	18:14
قادیان		04:58	18:20
ربوہ		04:38	18:00
اسلام آباد ٹلفورڈ	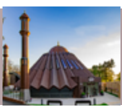	05:26	18:53